الشیخ محمد صالح المنجد

روزمرّہ کے معمول بن جانے والے

۷۰ محرمات کا مجموعہ جن سے بچنا ہر حال میں ضروری ہے

محرماتِ الٰہی

ترجمہ وتہذیب

قاری سیف اللہ ساجد قصوری ایم۔اے

www.KitaboSunnat.com

ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر

دارالاسلام السلفیہ

کھڈیاں ۔ قصور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مُحرّمات استهان بها النّاس

روزمرّہ کے معمول بن جانے والے
۷۰ مُحرّمات کا مجموعہ جن سے بچنا ہر حال میں ضروری ہے

مُحرّماتِ الٰہی

الشّیخ مُحمّد صالح المُنْجد

ترجمہ وتہذیب
قاری سیف اللہ ساجد قصوری ایم اے

نظر ثانی
ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف
اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر دارالاسلام السّلفیہ
دارالاسلام کالونی کھڈیاں خاص قصور پاکستان
Ph:0429-791281

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب عربی	محرمات استھان بھا الناس
نام کتاب اردو	محرماتِ الٰہی
تالیف	الشیخ صالح المنجد
ترجمہ وتہذیب	قاری سیف اللہ ساجد قصوری ایم۔اے
طابع	مدیر ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان
مطبع	موٹر وے پریس
تاریخ اشاعت	اگست ۲۰۰۳
قیمت	۴۵/- روپے

ملنے کے پتے

لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ مکتبہ سلفیہ۔ مکتبہ دار السلام۔ دار الفرقان۔ فیض اللہ اکیڈمی۔
اسلامی اکیڈمی۔ مکتبہ نعمانیہ۔ اصحاب الحدیث

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ۔ مکتبہ اہلحدیث۔ مکتبہ ناصریہ۔ دار ارقم۔

گوجرانوالہ: مدینہ کتاب گھر۔ والی کتاب گھر۔ مکتبہ نعمانیہ

کھڈیاں خاص: ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر۔ محمد کتب خانہ۔ شیخ عبد الرحیم کتب فروش

اسٹاکسٹ

مکتبہ اسلامیہ بالمقابل شیل پٹرول پمپ بیرون امین پور بازار فیصل آباد۔

فون: 0300-8661763 -041-631204

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۱۸

انتساب

حاجی شریف اللہ صاحب
حال مقیم مکہ مکرمہ
شاگرد خاص۔ والد محترم شیخ الحدیث
مولانا عبدالخالق سلفی صاحب حفظہ اللہ۔

کے نام

جنھوں نے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران
تحریری سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کیا۔

جزاہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

انتساب	۳
کلمۂ تشکر	۸
عرض ناشر	۹
مقدمہ	۱۰
(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا	۱۹
(۲) قبروں کی پرستش کرنا	۱۹
(۳) غیر اللہ کے لیے نذرو نیاز دینا	۲۱
(۴) غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا	۲۲
(۵) اللہ کے حلال کردہ کو حرام یا حرام کردہ کو حلال سمجھنا	۲۲
(۶) جادو کرنا	۲۳
(۷) کہانت اور غیبی خبروں کا دعویٰ کرنا	۲۵
(۸) حوادث زمانہ اور انسانی زندگی میں ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھنا	۲۶
(۹) ایسی اشیاء کو نفع بخش سمجھنا جن میں اللہ نے کوئی نفع نہیں رکھا	۲۷
(۱۰) عبادات میں ریا کاری سے کام لینا	۲۸
(۱۱) بدشگونی اور بری فال لینا	۲۹
(۱۲) غیر اللہ کی قسم کھانا	۳۱
(۱۳) منافقوں اور فاسقوں کے ساتھ مجلس کرنا	۳۳
(۱۴) نماز میں اطمینان اور سکون ترک کر دینا	۳۴
(۱۵) نماز میں فضول حرکات کرنا	۳۶
(۱۶) مقتدی کا جان بوجھ کر امام سے سبقت کرنا	۳۷
(۱۷) پیاز، لہسن یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا	۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) زنا کاری کا ارتکاب کرنا	۴۰
(۱۹) اغلام بازی کرنا	۴۲
(۲۰) بیوی کا بغیر شرعی عذر کے ہمبستری سے انکار کرنا	۴۳
(۲۱) بغیر عذر کے عورت کا طلاق مانگنا	۴۴
(۲۲) ظہار کرنا	۴۵
(۲۳) حالتِ حیض میں بیوی سے تعلقات قائم کرنا	۴۷
(۲۴) بیوی کے ساتھ دبر کے راستے بدفعلی کرنا	۴۸
(۲۵) بیویوں کے مابین ناانصافی کرنا	۴۹
(۲۶) غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا	۵۰
(۲۷) غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانا	۵۱
(۲۸) عورت کا خوشبو لگا کر غیر محرم مردوں کے پاس سے گزرنا	۵۳
(۲۹) محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا	۵۴
(۳۰) غیر محرم عورت کی طرف جان بوجھ کر دیکھنا	۵۵
(۳۱) دیوث بننا یعنی گھر میں فحاشی کو برداشت کرنا	۵۶
(۳۲) حسب ونسب کو بدلنا	۵۷
(۳۳) سود کھانا	۵۸
(۳۴) کاروبار میں اشیائے فروخت کے عیب چھپانا	۶۲
(۳۵) دھوکہ دینے کی غرض سے بولی بڑھانا	۶۳
(۳۶) جمعہ کی دوسری اذان کے بعد بھی خرید وفروخت جاری رکھنا	۶۴
(۳۷) جوا کھیلنا	۶۵
(۳۸) چوری کرنا	۶۷
(۳۹) رشوت لینا اور دینا	۶۸
(۴۰) کسی کی زمین پر غاصبانہ قبضہ کرنا	۷۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۱) سفارش کے عوض تحفے تحائف قبول کرنا	۷۱
(۴۲) مزدور سے کام پورا لینا اور اجرت نہ دینا	۷۲
(۴۳) عطیہ دیتے وقت اولاد میں ناانصافی کرنا	۷۴
(۴۴) بلاضرورت لوگوں سے مانگنا	۷۶
(۴۵) واپس نہ لوٹانے کی نیت سے قرض لینا	۷۷
(۴۶) حرام کھانا	۷۹
(۴۷) شراب پینا اگرچہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو	۸۰
(۴۸) سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا	۸۳
(۴۹) جھوٹی گواہی دینا	۸۴
(۵۰) گانا بجانے کے آلات اور موسیقی سننا	۸۵
(۵۱) غیبت کرنا	۸۷
(۵۲) چغل خوری کرنا	۸۹
(۵۳) بغیر اجازت کے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا	۹۰
(۵۴) دو آدمیوں کا تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی کرنا	۹۱
(۵۵) کپڑوں کو نیچے لٹکانا	۹۲
(۵۶) کسی بھی صورت میں مردوں کو سونا پہننا	۹۳
(۵۷) عورتوں کا چھوٹا' باریک اور تنگ لباس پہننا	۹۴
(۵۸) مردوں اور عورتوں کا مصنوعی بال لگوانا	۹۶
(۵۹) لباس' گفتگو اور چال چلن میں مرد و زن کا ایک دوسرے کی مشابہت کرنا	۹۶
(۶۰) بالوں کو سیاہ خضاب لگانا	۹۸
(۶۱) کپڑے' دیوار یا کاغذ وغیرہ پر جاندار کی تصویر بنانا	۹۹
(۶۲) جھوٹے خواب سنانا	۱۰۱
(۶۳) قبروں پر بیٹھنا' ان کو روندنا اور قبرستان میں قضائے حاجت کرنا	۱۰۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۴) پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز کرنا ۱۰۴

(۶۵) چھپ کر لوگوں کی باتیں سننا ۱۰۵

(۶۶) پڑوسیوں سے حسن سلوک نہ کرنا ۱۰۶

(۶۷) وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا ۱۰۸

(۶۸) شطرنج یعنی چوسر کھیلنا ۱۰۹

(۶۹) مومن یا غیر مستحق لوگوں پر لعنت کرنا ۱۰۹

(۷۰) نوحہ کرنا ۱۱۰

خاتمہ بالخیر ۱۱۱

☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ تشکر

کتاب ہذا کا کام مکمل ہونے پر بندہ اللہ کے حضور سر بسجود ہے جس کی توفیق سے یہ سب کچھ ممکن ہوا۔(الحمدللہ علی ذالک)

اس کے ساتھ ساتھ میں ان تمام حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے کسی بھی حوالہ سے میرے ساتھ تعاون کیا۔خصوصاً درج ذیل حضرات میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔

(۱) حاجی شریف اللہ صاحب حال مقیم مکہ مکرمہ

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف صاحب آف راجووال

(۳) جناب لطافت بیگ صاحب آف لاہور۔

فجزاهم الله تعالٰی جزاء احسنا.

منجانب:

سیف اللہ ساجد

دارالسلام کالونی، کھڈیاں، قصور

فون 0492-791281

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمدللّٰہ رب العالمین. والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین.

اما بعد:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زیرِ نظر کتاب ''ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر'' کی طرف سے شائع ہونے والی چوتھی کتاب ہے۔ یہ سعودی عرب کے معروف عالم الشیخ صالح المنجد کی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ جس کا ترجمہ راقم الحروف نے ۱۹۹۹ء۔۲۰۰۰ء میں مکہ مکرمہ حدود حرم میں بیٹھ کر کیا تھا۔ اب اللہ کے حکم سے اس کو زیورِ طبع سے آراستہ کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا کو ظاہری اور معنوی حسن سے دوبالا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر قارئین کرام کو کوئی خامی نظر آئے تو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو دنیا و آخرت میں درجہ قبولیت عطا فرمائے اور اسے مؤلف، مترجم، ناشر اور معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

دعا گو

سیف اللہ ساجد

مدیر ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر دارالاسلام السّلفیہ

دارالاسلام کالونی، کھڈیاں، قصور، پاکستان

فون: 0492-791281

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

ان الحمد لله، نحمده و نستعينه و نستغفره، و نعوذ بالله من شرور انفسنا، و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له، و من يضلل فلا هادى له، وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له و أشهد أن محمداً عبده و رسوله. اما بعد.

اللہ رب العزت نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں جن میں لاپرواہی کرنا جائز نہیں ہے اور کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں جن سے آگے بڑھنا درست نہیں ہے اور کچھ اشیاء کو حرام قرار دیا ہے ان کی حرمت کو توڑنا بھی جائز نہیں ہے۔

نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ فَهُوَ حَلَالٌ، وَ مَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ. فَاقْبَلُوْا مِنَ اللّٰهِ الْعَافِيَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ (مستدرک حاکم ۲/۳۷۵۔ حدیث حسن ہے۔ غاية المرام للالبانی ص : ۱۴)

''جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے، جس کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے، اور جس چیز کے بارہ میں خاموشی اختیار کی ہے وہ قابل عفو ہے، لہٰذا اللہ کے اس قابل عفو کاموں کو اختیار کرو۔ کیونکہ یقیناً اللہ بھولا نہیں ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''تمہارا رب بھولنے والا نہیں ہے۔''

تمام محرمات اللہ کی حدود ہیں۔ ارشاد باری ہے۔

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا﴾ (البقرة : ۱۸۷)

''یہ اللہ کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔''

اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والے اور اس کے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت سزا مقرر فرمائی ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (النساء : ۱۴)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی حدود کو پھلانگتا ہے اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔''

حرام امور سے بچنا ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

﴿مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾

(صحیح مسلم، حدیث : ۱۳۰)

''جس سے میں تم کو روک دوں اس سے رک جاؤ اور جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اس پر حسب استطاعت عمل کرو۔''

یہ بات تجربہ میں آتی ہے کہ بعض خواہش پرست، کمزور نفس اور کم علم آدمی جب محرمات کا مسلسل تذکرہ سنتے ہیں تو بے قرار اور پریشان ہوکر کہتے ہیں کہ ہر چیز ہی حرام کردی گئی ہے۔ تم نے تو ہر چیز کو حرام ہی قرار دے دیا ہے، تم نے تو ہماری زندگی کو اجیرن، ہمارا رہن سہن پریشان کن اور ہمارے دلوں کو تنگ کر کے رکھ دیا ہے۔ تمہارے پاس تو سوائے حرام کے کچھ ہے ہی نہیں۔ حالانکہ دین تو آسان ہے اور معاملہ بڑا وسیع ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان لوگوں کے جواب میں ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے، اس کے حکم کا کوئی تعاقب کرنے والا نہیں ہے اور وہ حکمت والا اور باخبر ہے، وہ جو چاہتا ہے حلال قرار دیتا ہے اور جو چاہتا ہے حرام قرار دیتا ہے۔ وہ ہر نقص سے پاک ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی جو عبادت کرتے ہیں اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہم اس کے ہر حکم پر راضی ہو جائیں اور سر تسلیم خم کرلیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت اور عدل کے ساتھ احکامات صادر فرماتا ہے یہ کوئی کھیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تماشا اور فضول کام نہیں ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (الانعام : ۱۱۵)

''اور تیرے رب کا کلام صدق اور عدل کے اعتبار سے مکمل ہے۔اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایک ضابطہ مقرر فرمایا ہے جس پر حلال وحرام کا دارومدار ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''وہ (نبی ﷺ) ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔''

لہذا ہر پاک چیز حلال اور ہر ناپاک چیز حرام ہے۔حلت وحرمت کا حق صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔جو شخص یہ اختیار اپنے پاس یا کسی اور کے پاس ہونے کا دعویٰ کرے وہ ایسے کفر اکبر کا مرتکب ہے جو اسے ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے'اور ارشاد باری ہے:

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ﴾ (الشوریٰ : ۲۱)

''کیا انہوں نے ایسے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کے لیے ایسے احکامات مقرر کرتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم ہی نہیں دیا۔''

پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ اہل علم یعنی کتاب وسنت کا علم رکھنے والے کے علاوہ کسی بھی آدمی کو حلال اور حرام کے بارہ میں گفتگو کی اجازت نہیں ہے۔علم کے بغیر حلال وحرام میں گفتگو کرنے والے کے لیے بڑی سخت وعید آئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ﴾ (النحل : ۱۱۶)

''کسی بات کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تا کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھنے لگو۔"

وہ چیزیں جو قطعی طور پر حرام ہیں وہ قرآن پاک اور سنت رسول اللہ ﷺ میں مذکور ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ﴾

(الانعام : ۱۵۱)

"آپ کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (کی مخالفت) کو تمہارے رب نے حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل نہ کرو۔"

اسی طرح حدیث میں بھی متعدد محرمات کا ذکر موجود ہے۔

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ﴾ (ابوداؤد، حدیث : ۳۴۸۶. صحیح ابوداؤد، حدیث : ۹۷۷۔ اس کی صحت پر اتفاق ہے ابن باز)

"اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔"

نیز نبی ﷺ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهٗ﴾ (دارقطنی ۷/۱۳. حدیث صحیح ہے)

"اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو حرام کرتے ہیں تو اس کی قیمت کو بھی حرام کرتے ہیں۔"

بعض دلائل میں خاص خاص محرمات کا ذکر ہے مثلاً کھانے کے متعلقہ محرمات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ﴾

(المائدہ : ۳)

''تمہارے لیے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہیں اور جو جانور گلا گھٹنے سے مرا ہو، جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو، جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو حرام ہیں، لیکن جسے تم ذبح کر سکو وہ حرام نہیں مزید یہ کہ جسے آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے تم فال گیری کرو یہ بھی حرام ہے۔''

اور نکاح کے متعلقہ محرمات کا ذکر اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتے ہیں:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ ......﴾ (النساء : ۲۳)

''حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں، تمہاری لڑکیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھائی کی لڑکیاں، بہن کی لڑکیاں، تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس......''

اور کاروبار کے متعلق محرمات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرہ : ۲۷۵)

''اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔''

پھر اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے اس نے بے شمار پاکیزہ چیزیں ہمارے لیے حلال فرمائی ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حلال چیزوں کی تفصیل بیان نہیں کی کیونکہ وہ اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ صرف محرمات کی تفصیل بیان کی ہے کیونکہ ان کا شمار ممکن ہے اور حرام کی تفصیل اس لیے بیان کی تاکہ ہم ان کو پہچان کر ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچ سکیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ﴾

(الانعام:۱۱۹)

''اور یقیناً اللہ نے ان چیزوں کو تمہارے لیے تفصیل سے بیان کیا ہے جو اس نے تم پر حرام کی ہیں سوائے ان کے جن کے کھانے پر تم مجبور ہو جاؤ۔''

باقی رہی حلال چیزیں تو ان کو اللہ تعالیٰ نے اجمالاً بیان فرما دیا ہے کہ ہر وہ چیز جو پاک ہے وہ حلال ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ (البقرہ : ۱۶۸)

''اے لوگو! زمین میں جتنی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ۔''

یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی کس قدر رحمت ہے کہ اس نے اشیاء میں اصل حلال ہونے کو ہی برقرار رکھا ہے جب تک کہ کسی چیز کے حرام ہونے کی دلیل نہ مل جائے۔یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فضل و کرم اور اس کی وسعت و فراخی کا نتیجہ ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس کے بدلے ہم اس کی اطاعت اور اس کی تعریف اور شکر ادا کرتے رہیں۔

بعض کمزور ایمان اور شریعت سے ناواقف لوگ جب حرام اشیاء کی تعیین اور تفصیل دیکھتے ہیں تو شرعی احکام کے متعلق اپنے دل میں بڑی تنگی سی محسوس کرتے ہیں۔کیا ان لوگوں کی خواہش یہ ہے کہ ان پر حلال چیزوں کو ایک ایک کر کے بیان کیا جائے یہاں تک کہ وہ یقین کرلیں کہ دین آسان ہے؟ اور کیا ان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ انہیں حلال چیزوں کی تفصیل بتائی جائے تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں کہ شریعت ان کی زندگی کو مکدر اور مشکل نہیں بناتی ؟ کیا ان کا ارادہ یہ ہے کہ انہیں ایک ایک چیز کا نام لے کر کہا جائے کہ اونٹ' گائے' بکری' خرگوش' ہرن' پہاڑی بکرا' مرغ' کبوتر' بطخ' مرغابی اور شتر مرغ کا گوشت جب انہیں ذبح کرلیا جائے تو حلال ہے اور مچھلی اور ٹڈی کا مردار بھی حلال ہے۔

اور یہ کہ تمام سبزیاں' ترکاریاں' پھل اور تمام قسم کے اناج اور مفید پھل وغیرہ بھی حلال ہیں اور پانی' دودھ' شہد' تیل اور سرکہ بھی حلال ہے اور نمک' اچار اور چٹنی وغیرہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال ہے اور یہ کہ لکڑی' لوہا' ریت' مٹی' کنکریاں' پلاسٹک' شیشہ اور ربڑ بھی حلال ہے اور اسی طرح چارپائیوں' گاڑیوں' ریل گاڑیوں' بحری اور ہوائی جہازوں پر سواری کرنا بھی حلال ہے۔ اور اسی طرح اے سی' فریزر' واشنگ مشین' پانی خشک کرنے والی مشین' آٹا پیسنے والی چکی' آٹا گوندھنے والی مشین' قیمہ بنانے والی اور جوسر مشین کا استعمال جائز ہے۔ اور طب' انجینئرنگ' اکاؤنٹ' پرنٹنگ' بلڈنگ بنانے والے' نیز ہوا' بارش کا پانی اور عام پانی فلٹر کرنے والا آلات اور معدنیات اور آڈٹ وغیرہ کے آلات کا استعمال جائز ہے۔

اسی طرح یہ بھی بتایا جائے کہ روئی' کتان' سوت' اون' بال' حلال چمڑوں' نائیلون اور پلاسٹر وغیرہ کی مصنوعات کا پہننا بھی جائز ہے۔

اور اسی طرح نکاح' بیع' فروخت' کفالت' سپردگی' ضمانت' کرایہ پر لینا اسی طرح بڑھئی' لوہار کا پیشہ اور آلات کی درستگی کا عمل اور بکریوں کو چرانا بھی حلال ہے۔

تو کیا یہ ممکن ہے کہ اگر ہم ہر قسم کی حلال اشیاء کو شمار کرنا شروع کر دیں تو ان کی کوئی انتہا ہو؟ ہائے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔

باقی رہا ان کا یہ استدلال کہ دین تو آسان ہے یہ بات برحق ہے لیکن وہ اس کی آڑ میں باطل کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ دین کے آسان ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ دین لوگوں کی خواہشات اور ان کی آراء کے مطابق ہو بلکہ دین تو شریعت الٰہی کا نام ہے۔ دین کی آسانی اور محرمات کو پامال کرنے کی آسانی میں بہت بڑا فرق ہے۔ دین آسان ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اس کی آڑ میں محرمات کی پامالی غلط کام ہے۔ اسی طرح شرعی رخصتوں مثلاً نمازوں کو جمع کرنا' قصر کرنا' سفر میں روزہ چھوڑنا' موزوں اور جرابوں پر مقیم کا ایک دن رات اور مسافر کا تین دن رات تک مسح کرنا' پانی کے استعمال سے بیماری کا ڈر ہو تو تیمّم کرنا' مرض یا بارش کے سبب دو نمازوں کو جمع کرنا' آدمی کا اپنی منگیتر اجنبی عورت کو دیکھنا' قسم کے کفارہ میں غلام آزاد کرنے' کھانا کھلانے یا کپڑے پہنانے میں آدمی کو اختیار دینا اور مجبوری کی حالت میں مردار کھانا وغیرہ تمام رخصتیں اور شرعی تخفیفات ہیں ان میں اور محرمات کو پامال کرنے میں بڑا فرق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید برآں ہر مسلمان کو اس بات کا علم ہونا چاہیے محرمات کی حرمت میں بہت ساری حکمتیں پوشیدہ ہیں مثلاً

(۱) ان محرمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینا چاہتا ہے کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں۔

(۲) ان محرمات کے ذریعے پتہ چلے گا کہ جنتی کون ہے اور جہنمی کون ہے۔ دوزخی وہ ہیں جو شہوات میں غرق ہو گئے اور دوزخ ان کا مقدر بن گیا اور جنتی وہ ہیں جنہوں نے محرمات کو چھوڑ کر صبر کیا اور جنت کے وارث بنے۔ اگر یہ امتحان نہ ہوتا تو پھر فرماں برداروں اور نافرمانوں میں امتیاز کیسے ہوتا۔

(۳) ایمان والے کام کرنے کی مشقت اس لیے اٹھاتے ہیں کہ انہیں اس کے برابر اجر وثواب کی امید ہوتی ہے وہ رضائے الٰہی کی خاطر عمل کرتے ہیں تو ان پر مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس منافق لوگ اللہ کے احکامات کو دکھ، تکلیف، درد اور محرومی سمجھتے ہیں اس لیے یہ احکامات ان پر گراں گزرتے ہیں اور فرماں برداری ان کے لیے مشکل ہو جاتی ہے۔

(۴) محرمات سے اجتناب کر کے مومن اور فرماں بردار کو ایک لذت اور حلاوت محسوس ہوتی ہے جو اللہ کی خاطر کسی چیز کو ترک کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اس کو عطا کر دیتا ہے اور وہ ایمان کی لذت بھی دل میں محسوس کرتا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے معزز حضرات کو اس میں مختلف ایسے محرمات معلوم ہوں گے جن کی حرمت کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ شریعت میں موجود ہے۔ یہ وہ خطرناک گناہ ہیں جو بہت سے مسلمانوں کے ہاں پھیل چکے ہیں اور ان کا ارتکاب معاشرے میں عام ہو چکا ہے۔ میں نے ان محرمات کو مسلمانوں کے خیر خواہی اور بہتری کے لیے تحریر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور میرے تمام مسلمان بھائیوں کو ہدایت عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی حدود پر قائم رہنے، گناہوں سے بچنے اور محرمات سے اجتناب کرنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

نوٹ: محرمات کے متعلق دیگر علماء نے بھی تفصیلا کتب لکھی ہیں: مثلاً "**تنبیه الغافلین عن اعمال الجاهلین**" ابن نحاس دمشقیؒ کی کتاب بھی قابل مطالعہ تفصیلاً ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا

یہ محرمات میں سے سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اَلا اُنَبِّئُکُم بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ (ثَلاثًا) قَالُوْا :قُلْنَا : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ : اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ ......﴾ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر، حدیث : ۵۹۷۶. مسلم ۲۵۹)

''کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں، یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے ساتھ شرک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے ہر گناہ کی معافی کا امکان ہے لیکن شرک کی معافی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ خصوصی توبہ نہ کی جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ (النساء : ۴۸)

''یقینا اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے۔''

شرک کی بعض اقسام تو دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والی ہیں جن کا مرتکب اگر اسی حالت میں مر جائے تو ہمیشہ کا جہنمی بن جاتا ہے۔ شرک کی یہ اقسام بہت سے اسلامی ممالک میں رواج پا چکی ہیں۔

۲۔ قبروں کی پرستش کرنا

قبروں کی پوجا پاٹ کرنا اور فوت شدگان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا، ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد مانگنا اور انہیں پکارنا شرکیہ عقیدہ ہے۔ارشاد باری ہے:

﴿وَ قَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ﴾ (بنی اسرائیل : ۲۳)

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔''

اسی طرح فوت شدہ انبیاء کرام' صالحین وغیرہ کو سفارش کے لیے اور مصائب سے نجات کے لیے پکارنا بھی شرک ہے۔ارشاد باری ہے:

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰـہٌ مَّعَ اللّٰہِ﴾ (النمل : ۶۲)

''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے' کون قبول کر کے سختی کو دور کرتا ہے' اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے؟''

بعض لوگ اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے اور پریشانی میں اپنے پیروں فقیروں کے نام کا ورد کرنا اپنی عادت اور وطیرہ بنا لیتے ہیں اور جب بھی کسی دکھ' تکالیف اور پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں تو یا محمد ﷺ' یا علی' یا حسین' یا بدوی' یا جیلانی' یا شاذلی' یا رفاعی' یا عیدروس' یا سیدہ زینب اور یا ابن علوان وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ﴾ (الاعراف:۱۹۴)

''یقیناً تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ تم جیسے بندے ہی ہیں۔''

اور بعض قبروں کے پجاری تو قبروں کا طواف کرتے ہیں' ان کے کناروں کو ہاتھ لگاتے ہیں' ان کو چھوتے ہیں اور قبروں کی چوکھٹ کو بوسہ دیتے ہیں' اپنی پیشانی کو اس کی مٹی سے خاک آلود کرتے ہیں اور انہیں سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سامنے انتہائی عاجزی' انکساری اور خشوع کے ساتھ کھڑے ہو کر روتے اور گڑگڑاتے ہیں اور اپنی ضروریات اور حاجات مثلاً بیماری سے شفا' حصول اولاد اور معاملات میں آسانی کے لیے ان سے دعا کرتے ہیں اور بسا اوقات تو قبر والے کو اس طرح پکارتے ہیں کہ اے میرے آقا میں دور دراز کا سفر طے کر کے تیرے پاس آیا ہوں مجھے محروم نہ کرنا۔جبکہ ارشاد باری یہ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (الاحقاف : ۵)

''اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔''

اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ﴾ (بخاری' مع الفتح ۸/۱۷۶)

''جو شخص اس حالت میں مرگیا کہ اللہ کے ساتھ غیر کو شریک ٹھہراتا تھا وہ دوزخ میں جائے گا۔''

اور بعض مشرک تو قبروں پر جا کر سر منڈوا دیتے ہیں اور بعض کے پاس اس عنوان پر کتابیں ہوتی ہیں کہ قبروں کے حج کا طریقہ کیا ہے اور بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اولیائے کرام نظامِ کائنات چلانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نفع ونقصان کے بھی مالک ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ﴾ (یونس : ۱۰۷)

''اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں ہے۔''

۳۔ غیر اللہ کے لیے نذر و نیاز دینا

اسی طرح غیر اللہ کے نذر و نیاز بھی شرک ہے جیسا کہ ان لوگوں کا وطیرہ ہے جو قبر والوں کے لیے موم بتیاں' اگر بتیاں اور چراغاں کرنے کی نذر مانتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا

غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا اور غیر اللہ کا نام لے کر قربانی کرنا بھی شرک اکبر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (الکوثر : ۲)

''اے محمد ﷺ اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔''

یعنی اللہ کے لیے نماز پڑھو اور اللہ کا نام لے کر قربانی کرو۔

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ (صحیح مسلم حدیث : ۵۱۲۴)

''جو غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔''

بسا اوقات اس ذبیحہ میں دو گناہ جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک تو غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا اور دوسرا غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا۔ دونوں صورتوں میں ذبح شدہ جانور کا گوشت کھانا حرام ہے۔ زمانہ جاہلیت میں غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے کی ایک رسم جو ہمارے ہاں بھی رواج پا چکی ہے وہ ہے ''جنوں کے لیے ذبح کرنا'' اسے لوگ گھر خریدتے وقت یا گھر تعمیر کرتے وقت یا کنویں کی کھدائی کے موقع پر گھر کے قریب یا اس کی چوکھٹ پر جنوں کی شرارتوں سے بچنے کے لیے ذبح کرتے ہیں۔ (تیسر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید ص ۱۵۸)

۵۔ اللہ کے حلال کردہ کو حرام یا حرام کردہ کو حلال سمجھنا

اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ کو حرام یا اس کے حرام کردہ کو حلال ٹھہرانا یا غیر اللہ میں سے کسی کو اس بات کا حق دار سمجھنا یا اپنی رضا اور اختیار سے اپنے معاملات کے فیصلے کے لیے غیر شرعی عدالتوں کی طرف رجوع کرنا اور جاہلانہ قوانین سے فیصلہ کروانے کو حلال اور جائز سمجھنا بھی عصر حاضر میں رواج پانے والی شرک اکبر کی ایک قسم ہے۔ اس بڑے کفر کو اللہ تعالیٰ اس انداز میں بیان فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَ رُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ : ۳۱)

''ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے۔''

جب حضرت عدی بن حاتم (عیسائی سے مسلمان ہونے والے) نے نبی ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا تو عرض کیا' وہ ان کی عبادت تو نہیں کرتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿أَجَلْ وَلٰكِنْ يُحِلُّوْنَ لَھُمْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيَسْتَحِلُّوْنَهٗ وَ يُحَرِّمُوْنَ عَلَيْھِمْ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فَيُحَرِّمُوْنَهٗ فَتِلْكَ عِبَادَتُھُمْ لَھُمْ﴾

(سنن کبریٰ للبیھقی ۱۰/۱۱٦ . ترمذی' حدیث : ۳۰۹۵)

''یہ ٹھیک ہے لیکن جب ان کے علماء ان کے لیے اللہ کی حرام کردہ کو حلال ٹھہراتے تو وہ اسے حلال سمجھ لیتے اور جب وہ ان کے لیے اللہ کی حلال کردہ کو حرام ٹھہراتے تو وہ اسے حرام سمجھ لیتے' یہ ان کی عبادت ہی تو ہے۔''

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مشرکین کے اس طریق کار کو بیان فرماتے ہیں:

﴿لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ﴾

(التوبہ : ۲۹)

''وہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حرام کردہ کو حرام نہیں جانتے' نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں۔''

اسی طرح ارشاد باری ہے:

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَ حَلَالًا قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ﴾ (یونس : ۵۹)

''آپ کہہ دیجئے کہ یہ تو بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دیا' آپ پوچھئے کیا تم کو اللہ نے حکم دیا تھا بلکہ تم اللہ تعالیٰ پر محض بہتان طرازی کرتے ہو۔''

٦۔ جادو کرنا

جادو' کہانت (نجومیوں والا کام) اور غیبی خبروں کے جاننے کا دعویٰ کرنا بھی ہمارے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں رواج پانے والی شرک اکبر کی اقسام میں سے ہے۔ جادو کفر ہے اور اس کا شمار سات ہلاک کر دینے والے گناہوں میں ہوتا ہے۔ جادو نقصان ہی دیتا ہے فائدہ نہیں دیتا۔ جادو سیکھنے والوں کے بارہ میں ارشاد باری ہے:

﴿وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ﴾ (البقرہ : ۱۰۲)

''اور یہ لوگ ایسا جادو سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ دے۔''

دوسری جگہ ارشادِ باری ہے:

﴿وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى﴾ (طٰہٰ : ۶۹)

''اور جادوگر جو کچھ بھی کرے کامیاب نہیں ہوتا۔''

اور جادوگری کرنے والا کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ (البقرہ : ۱۰۲)

''سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا' بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا' وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے' اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا' وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں' ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر۔''

جادوگر کے بارہ میں حکم یہ ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ جادوگری سے کمائی ہوئی دولت حرام اور خبیث ہے۔ جاہل' ظالم اور ضعیف الاعتقاد لوگ جادوگروں کے پاس اس لیے جاتے ہیں تاکہ جادو کے ذریعے لوگوں پر زیادتی کریں یا ان سے کوئی انتقام لیں۔ اور بعض لوگ اپنے سے جادو کے اثر کو زائل کروانے کے لیے جادوگروں کے پاس جا کر اس حرام کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں حالانکہ ایسی صورت میں اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اس کی کلام مثلاً معوذتین (آخری دو سورتیں) وغیرہ کے ذریعے علاج کرنا اور شفا طلب کرنا واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ کہانت اور غیبی خبروں کا دعویٰ کرنا

کاہن اور نجومی حضرات جو غیب کو جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔ کیونکہ غیب کی خبریں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ایسے کئی شعبدہ باز لوگوں کا مال بٹورنے کے لیے ان کی سادگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی کرتب دکھاتے ہیں۔ مثلاً ریت پر لکیریں کھینچ کر' کوڑیاں بجا کر' شیشے کے برتن یا پیالے میں پڑھ کر' لٹو گھما کر یا لوگوں کی ہتھیلیوں کی لکیریں وغیرہ دیکھ کر ایسا کرتے ہیں۔ اگر کبھی اتفاقاً ایک آدھی بات واقعہ کے مطابق ہو جائے تو وہ ننانوے جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن غافل لوگوں کو بس ان کا ایک واقعہ یاد رہتا ہے۔ اور اسی بنا پر وہ ان کے پاس مستقبل کے حالات جاننے' شادی یا کاروبار میں کامیابی یا ناکامی کے لیے اور گم شدہ چیزیں معلوم کروانے اور دیگر کاموں کے لیے ان کے پاس جاتے ہیں۔ حالانکہ جو شخص ایسے لوگوں کے پاس جاتا ہے وہ ان کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے' شریعت کے حکم کے مطابق وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے۔

﴿مَنْ اَتٰی کَاھِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (مسند احمد ۲/ ۴۲۹۔ صحیح الجامع ۵۹۳۹)

''جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔''

لیکن جو شخص محض تجربہ وغیرہ کے لیے ان لوگوں کے پاس جاتا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق نہیں کرتا وہ کافر تو نہیں ہوتا لیکن چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس کی دلیل آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

﴿مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْئٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً﴾

(مسلم' کتاب السلام' باب تحریم الکھانة' حدیث : ۵۸۲۱)

''جو شخص کسی نجومی کے پاس جا کر کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے اس کی چالیس راتوں تک عبادت قبول نہیں ہوتی۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے باوجود اس شخص پر نمازیں پڑھنا اور اس گناہ سے توبہ کرنا واجب ہوگا۔

۸۔ حوادثات زمانہ اور انسانی زندگی میں ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھنا

انسانی زندگی اور حوادثات زمانہ میں ستاروں اور کواکب کی تاثیر کا اعتقاد رکھنا بھی شرک ہے۔ حضرت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ اس رات خوب بارش ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر منہ پھیرا تو صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا:

﴿هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ' قَالَ : اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ ' فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ' وَ أَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ﴾

(صحیح بخاری مع الفتح ۲/۳۳۳)

''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: آج صبح میرے بندوں میں سے بعض میرے ساتھ ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا' جس نے یہ کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بارش نصیب ہوئی ہے وہ میرے ساتھ ایمان لایا اور ستاروں کا اس نے انکار کیا۔ اور جس نے یہ بات کہی کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ملی تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔''

اسی طرح مختلف اخبارات اور میگزین میں شائع ہونے والے برج نامے اور مضامین پڑھنا اور ان کی طرف رجوع کرنا بھی حرام ہے۔ جو شخص ان میں لکھے گئے ستاروں اور افلاک کی تاثیر کا عقیدہ رکھے وہ مشرک ہے اور اگر محض دل کی تسلی اور بلاوے کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا مطالعہ کرے تو وہ بھی نافرمان اور گناہ گار ہے۔ کیونکہ شرک کے ساتھ دل بہلانا بھی جائز نہیں ہے۔ بالخصوص جب اس میں یہ بھی خطرہ ہو کہ شیطان اس کے ذہن میں ایسا غلط وسوسہ ڈال دے گا جو شرک تک پہنچنے کا باعث بنے گا۔

۹۔ ایسی اشیاء کو نفع بخش سمجھنا جن میں اللہ نے کوئی نفع نہیں رکھا

جن اشیاء کو اللہ عز وجل نے نفع دینے والا نہیں بنایا ان سے حصول نفع کا اعتقاد رکھنا بھی شرک ہے۔ جیسے بعض لوگ کاہنوں اور جادوگروں کے اشارہ پر یا موروثی عقائد کی بنا پر شرکیہ تعویذوں، گنڈوں، نگینوں، کوڑیوں اور دھاتی چھلوں کے اندر اس قسم کا اعتقاد رکھتے ہیں اور انہیں اپنے نظریہ کے مطابق نظر بد سے بچنے کی خاطر اپنی یا اپنی اولاد کی گردنوں میں لٹکاتے ہیں یا بدن کے کسی حصہ پر یا اپنی گاڑیوں اور گھروں میں لٹکا لیتے ہیں۔ یا مختلف نگینوں والی انگوٹھیاں پہن لیتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان میں مصائب کو دور کرنے یا ٹالنے کی خاص تاثیر ہے۔

بلاشبہ یہ تمام چیزیں اللہ پر توکل کے منافی ہیں اور ان سے انسان کو کمزوری اور سستی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ حرام کے ساتھ علاج کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔ اور ان تعویذ گنڈوں میں اکثر پر واضح شرکیہ الفاظ لکھے ہوتے ہیں یا بعض جنوں اور شیطانوں سے مدد طلب کی جاتی ہے یا پیچیدہ قسم کے نقشے اور لکیریں ہوتی ہیں یا ناقابل فہم تحریریں ہوتی ہیں۔ بعض شعبدہ باز قرآن پاک کی آیات کے ساتھ شرکیہ الفاظ ملا کر لکھتے ہیں اور بعض قرآنی آیات کو نجاست یا حیض کے خون سے لکھتے ہیں۔

مذکورہ تمام قسم کے تعویذ گنڈوں وغیرہ کو جسم کے کسی حصہ پر یا کہیں بھی لٹکانا حرام ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

«من علق تميمة فقد اشرك» (مسند احمد ۴/ ۱۵۶، السلسلة الصحيحة/ الالبانی حدیث ۴۹۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے کوئی تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

ایسا کام کرنے والا اگر ان اشیاء کو اللہ کے علاوہ نفع ونقصان کا مالک سمجھے تو اس نے شرک اکبر کیا اور اگر یہ اعتقاد رکھے کہ یہ اشیاء نفع ونقصان پہنچانے کا صرف ذریعہ ہیں تو وہ بھی مشرک ہے۔ لیکن اس کا شرک شرک اصغر کے زمرہ میں آئے گا جو کہ شرک فی الاسباب میں داخل ہے۔

۱۰۔ عبادات میں ریاکاری سے کام لینا

عمل صالح کی قبولیت کے لیے اس کا ریاکاری سے پاک اور سنت کے مطابق ہونا شرط ہے۔ جو آدمی لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کرتا ہے وہ شرک اصغر کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ جیسے وہ شخص جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓا إِلَى الصَّلَوٰةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾

(النساء : ۱۴۲)

''بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو تو بس تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں۔''

اور جو آدمی کوئی عمل اس لیے کرے تاکہ اس کی خبر پھیل جائے اور لوگوں میں اس کی شہرت ہو تو وہ شرک میں واقع ہو جاتا ہے اور اس قسم کے لوگوں کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث میں یہ وعید سنائی گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَ مَنْ رَاءَ ى رَاءَ ى اللّٰهُ بِهِ»

(صحیح مسلم : ۲۹۸۶)

''جو شہرت کی خاطر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور جو ریاکاری کے لیے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا کرا دیتا ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی رضا کے لیے کوئی عمل کرتا ہے اس کا عمل برباد ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أنا أغنى الشركاء عن الشرك ، من عمل عملا أشرك فيه معي غيري، تركته و شركه﴾ (صحیح مسلم حدیث: ۷۴۷۵)

''میں شرک کے بارہ میں شریکوں سے بالکل بے پرواہ ہوں۔ جو شخص ایسا عمل کرتا ہے جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کرتا ہے میں اس کو اور اس کے شرک کو ترک کر دیتا ہوں۔''

اور جو شخص کسی عمل کی ابتدا خالص اللہ کے لیے کرتا ہے لیکن بعد میں اس کے دل میں ریا کاری آ جاتی ہے تو اگر وہ اس کو ناپسند کرے اور اس کو دور کرنے کی پوری کوشش بھی کرے تو اس کا عمل صحیح ہے لیکن اگر وہ اس ریا کاری پر خوش اور مطمئن ہو تو پھر اکثر علماء کے نزدیک اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ بدشگونی اور بری فال لینا

بدشگونی اور بری فال لینا بھی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هٰذِهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسٰى وَ مَنْ مَّعَهُ﴾ (الاعراف: ۱۳۱)

''سو جب ان پر خوش حالی آ جاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔''

عربوں میں یہ رواج تھا کہ جب وہ سفر کرنے یا کسی اور کام کا ارادہ کرتے تو پرندہ پکڑ کر چھوڑ دیتے، اگر وہ دائیں جانب اڑتا تو اس سے نیک فال لے کر کام کو چلے جاتے اور اگر پرندہ بائیں جانب چلا جاتا تو اس سے بدشگونی لے کر کام کا ارادہ ترک کر دیتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿الطيرة شرك﴾ (مسند احمد ۱/ ۳۸۹۔ صحیح الجامع/البانی: ۳۹۵۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بدشگونی شرک ہے۔''

اسی طرح صفر کے مہینہ سے بدشگونی لے کر اس میں نکاح نہ کرنا اور دنوں سے بدشگونی لے کر ہر مہینے کے آخری بدھ کو ہمیشہ نحوست والا سمجھنا یا ہندسوں سے بدشگونی لے کر ۱۳ کے ہندسہ کو منحوس جاننا یا کسی نام سے بری فال لینا یا کسی بیمار شخص سے بدشگونی لینا کمال توحید کے سبب حرام ہے۔ مثلاً کوئی آدمی دکان کھولنے جائے تو راستہ میں اگر کوئی بھینگا شخص مل جائے تو اس سے بری فال لے کر واپس چلے جانا وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام کے تمام کام حرام اور شرک ہیں۔ ایسے تمام لوگوں سے نبی ﷺ نے لاتعلقی کا اظہار فرمایا ہے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ وَلَا تُطِيِّرَ وَلَا تَكَهَّنَ وَلَا تُكُهِّنَ لَهُ (وَأَظُنُّهُ قَالَ:) أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ﴾ (معجم الكبير / طبرانی ۱۸/ ۱۶۲ صحيح الجامع /البانی ' ۵۴۳۵)

''جس نے بدشگونی لی یا جس کی خاطر بدشگونی لی گئی اور جس نے نجومیت کا کام کیا یا کروایا راوی کہتے ہیں میرے خیال میں نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا اور جس نے جادو کیا یا کروایا ان سب کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔''

جو شخص اس کام کا مرتکب ہو جائے اس کا کفارہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ قَالَ أَنْ يَقُوْلَ أَحَدُهُمْ : اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ﴾ (مسند احمد ۲/ ۲۲۰. السلسلة الصحيحة : ۱۰۶۵)

''جس شخص کو بدفالی کسی کام سے واپس لوٹا دے تو اس نے شرک کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ کہے اے اللہ بھلائی صرف تیری طرف سے ہے اور نحوست و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفت بھی تیری طرف سے ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

بدشگونی فطرتی لحاظ سے بعض میں کم اور بعض میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس کا بہترین علاج اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا مِنَّا اِلَّا (اَیْ: اِلَّا وَ یَقَعُ فِیْ نَفْسِهٖ شَیْءٌ مِنْ ذَالِکَ) وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهٗ بِالتَّوَکُّلِ﴾ (ابوداؤد: ۳۹۱۰۔ السلسلة الصحیحة: ۴۳۰)

''ہم میں سے ہر آدمی کے دل میں بدشگونی کا کچھ نہ کچھ خیال ضرور آتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتے۔''

۱۲۔ غیر اللہ کی قسم کھانا

غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھانا بھی شرک ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق میں سے جس چیز کی چاہے قسم اٹھائے۔ مگر مخلوق کے لیے غیر اللہ کے نام کی قسم جائز نہیں ہے۔ غیر اللہ کے نام کی قسم آج بہت سے لوگوں کی زبانوں پر رواج پا چکی ہے۔ قسم اٹھانا تعظیم کی انواع میں سے ہے اور تعظیم کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ اسی کے نام کی قسم اٹھانی چاہیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿أَلَا اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ 'مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِیَصْمُتْ﴾ (صحیح بخاری' کتاب الایمان' حدیث: ۲۶۴۶)

''خبردار اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم اٹھانے سے منع کرتا ہے' جس نے قسم کھانی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَکَ﴾ (مسند احمد ۱۲۵/۲ صحیح الجامع: ۲۶۰۴)

''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا﴾ (ابو داؤد، حدیث : ۳۲۵۳)

”جس نے امانت کی قسم اٹھائی اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔“

اس لیے کعبہ، امانت، شرف، مدد، فلاں کی برکت، فلاں کی حیات، نبی ﷺ کے مقام، ولی کے رتبہ، آباء و اجداد، والدہ یا اولاد وغیرہ کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے۔ جو شخص ایسے الفاظ کے ساتھ قسم اٹھائے اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ پڑھے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

(صحیح بخاری مع الفتح ۱۱/۵۳۶)

”جو شخص قسم اٹھاتے وقت لات وعزیٰ کے نام کی قسم اٹھائے اس کو یہ کہنا چاہیے۔ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔“

اسی طرح کے کئی ایک شرکیہ اور حرام الفاظ آج بعض مسلمانوں کی زبانوں پر عام ہیں مثلاً میں اللہ کی اور تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میرا بھروسہ اللہ پر اور تجھ پر ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے اور تیری طرف سے ہے۔ میرا اللہ کے سوا اور تیرے سوا کوئی نہیں۔ آسمان میں میرا سہارا اللہ اور زمین پر تو ہے۔ اگر اللہ نہ چاہتا اور فلاں شخص نہ چاہتا۔ میں اسلام سے بری ہوں۔ اے برے زمانے۔ (اسی طرح ہر وہ لفظ جس میں وقت کو گالی دی جائے مثلاً یہ برا زمانہ ہے۔ یہ منحوس گھڑی ہے۔ زمانہ غدار ہے وغیرہ وغیرہ کیونکہ وقت کو گالی دینا اللہ کی طرف لوٹتا ہے جو کہ زمانے کا خالق ہے) اس طرح ہر وہ نام لینا جس میں غیر کی عبادت کا اظہار ہو مثلاً عبدالمسیح (مسیح کا بندہ)، عبدالنبی (نبی کا بیٹا)، عبدالرسول (رسول کا بیٹا)، عبدالحسین (حسین کا بیٹا) یہ سب شرک ہے۔

اسی طرح اسلامی سوشلزم، اسلامی جمہوریت، عوام کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہے۔ ”دین“ اللہ کے لیے اور ملک سب کے لیے۔ عربی قومیت کا نام اور انقلاب وغیرہ کے جدید نام اور اصطلاحات سب توحید کے منافی ہیں۔ اسی طرح ایسے الفاظ کا استعمال بھی حرام ہے مثلاً شہنشاہوں کا شہنشاہ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ مثلاً قاضی القضاۃ (حاکموں کا حاکم) کہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافراور منافق کے لیے ''سیّد'' یا سر یا اس سے ملتے جلتے الفاظ استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ (چاہے عربی میں ہوں یا کسی دوسری زبان میں)۔ اسی طرح حسرت وندامت اور افسوس کے موقع پر ''لَوْ'' (اگر) کا کلمہ استعمال کرنا بھی حرام ہے کیونکہ یہ شیطانی راستہ ہموار کرتا ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں۔ ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ'' ''اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے معاف فرما۔''

۱۳۔ منافقوں اور فاسقوں کے ساتھ مجلس کرنا۔

منافقوں اور فاسقوں کے ساتھ محفل سجانا بھی حرام ہے۔ بہت سے کمزور ایمان والے لوگ فاسقوں اور فاجروں کے ساتھ مجلس سجاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات تو ان لوگوں کے ساتھ بھی اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں جو اللہ کی شریعت پر طعن وتشنیع کرتے ہیں اور اس کے دین اور اولیاء کرام کی توہین کرتے ہیں۔ بلاشک یہ عمل حرام ہے اور عقیدہ کو مجروح کرنے والا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الانعام ٦٨)

''اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں۔''

ایسی صورتحال میں ان کے ساتھ بیٹھنا جائز نہیں اگرچہ وہ بہت زیادہ قریبی رشتہ دار ہیں کیوں نہ ہوں، اور ان کے ساتھ میل جول پُر لطف ہی کیوں نہ ہو اور ان کی زبانیں کتنی ہی میٹھی کیوں نہ ہوں۔ البتہ ان کو دین کی دعوت دینے کی غرض سے یا ان کے باطل نظریات کی تردید کرنے کے لیے جو شخص ان کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ اس ضمن میں نہیں آتا۔ لیکن اگر وہ رضا ورغبت کے ساتھ ان میں بیٹھے اور ان کی باتیں سن کر خاموشی اختیار کرے تو پھر وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھنا قطعاً جائز نہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾

(التوبة : ۹۶)

''پھر تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ نافرمان قوم سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔''

۱۴۔نماز میں اطمینان اور سکون ترک کر دینا

نماز میں اطمینان اور سکون کا خیال نہ رکھنا بھی حرام ہے۔چوری کا سب سے بڑا انداز نماز کی چوری کرنا ہے۔رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ ؟ قَالَ : لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا﴾ (مسند احمد ۵/ ۳۱۰۔صحيح الجامع ۔۹۹۷)

''بدترین چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آدمی اپنی نماز میں چوری کیسے کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا' وہ نماز میں رکوع اور سجدوں کو پوری طرح ادا نہیں کرتا۔''

نماز میں عدم اطمینان اور رکوع اور سجود میں کمر کو سیدھا نہ رکھنا' رکوع کے بعد نہ ٹھہرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان کمر سیدھی کر کے نہ بیٹھنا' یہ تمام کوتاہیاں آج کل اکثر نمازیوں میں پائی اور دیکھی جاتی ہیں۔ایسے لوگوں سے شاید ہی کوئی مسجد خالی ہو جو نماز میں اطمینان اختیار نہیں کرتے بلکہ ایسے نمونے ہر مسجد میں موجود ہوتے ہیں۔نماز میں اطمینان اختیار کرنا نماز کا اہم رکن ہے جس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔یہ بڑا خطرناک فعل ہے۔نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ﴾ (ابو داؤد ۱/ ۵۳۳۔صحيح الجامع۔ ۷۲۲۴)

''جب تک آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہ کرے اس کی نماز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست نہیں ہوتی۔''

بلا شک نماز میں عدم اطمینان بڑا قبیح عمل ہے اور ایسا کرنے والا وعید اور سزا کا مستحق ہے۔ حضرت ابو عبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ میں بیٹھ گئے۔ اسی دوران ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی، اس نے رکوع کیا اور سجدوں میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿أَتَرَوْنَ هٰذَا؟ مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْقُرُ صَلَاتَهُ كَمَا يَنْقُرُ الْغُرَابُ الدَّمَ، إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَرْكَعُ وَ يَنْقُرُ فِي سُجُوْدِهِ كَالْجَائِعِ لَا يَأْكُلُ إِلَّا التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ، فَمَاذَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ﴾ (صحیح ابن خزیمه ۱/۳۳۲۔ صفة صلاة النبی / البانی : ۱۳۱)

''اس کو دیکھ رہے ہو؟ جو اس طرح نماز پڑھتا مر گیا وہ محمدی ملت کے علاوہ کسی ملت پر فوت ہوگا۔ وہ نماز میں ایسے ٹھونگیں مار رہا تھا جیسے کوا خون میں چونچ مارتا ہے۔ رکوع اور سجدے میں ٹھونگیں مارنے والے کی مثال اس بھوکے کی مانند ہے جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے تو یہ دو کھجوریں اس کو کیسے کفایت کر سکتی ہیں؟''

حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز میں رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کیا تھا تو فرمانے لگے:

﴿مَا صَلَّيْتَ، وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۲/۲۷۴)

''تو نے نماز پڑھی ہی نہیں، اگر تو اسی حالت میں مر گیا تو جس فطرت پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا ہے تو اس فطرت کے علاوہ کسی اور فطرت پر مرے گا۔''

نماز میں عدم اطمینان والے شخص کو جب اصل مسئلہ کا علم ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ موجودہ فرض نماز کو دہرائے اور پہلے جو کچھ ہو چکا اس کے متعلق اللہ کے حضور توبہ کر لے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ سابقہ نمازیں دہرانا اس پر فرض نہیں ہیں۔ اس کی دلیل اس حدیث کے الفاظ ہیں۔ نبی ﷺ نے عدم اطمینان والے آدمی کو فرمایا: ﴿اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ﴾ ''واپس جا کر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔''

۱۵۔ نماز میں فضول حرکات کرنا

نماز میں بے جا اور فضول حرکات ایسی بیماری ہے کہ شاید ہی کوئی نمازی اس سے بچا ہو۔ ایسا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پیروی نہیں کرتے۔

﴿وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ (البقرہ : ۸)

''اور اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب کھڑے ہوا کرو۔''

نماز میں حرکات کرنے والے اللہ کے اس فرمان پر بھی غور نہیں کرتے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾

(المومنون : ۲۰۱)

''یقیناً وہ مومن کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔''

جب نبی ﷺ سے نماز میں سجدہ کے لیے مٹی برابر کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تَمْسَحْ وَ اَنْتَ تُصَلِّيْ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةَ الْحَصٰى﴾ (ابوداؤد ۱/ ۵۸۱ ـ صحیح الجامع : ۷۴۵۲)

''جب تم نماز کی حالت میں ہو تو مٹی کو برابر نہ کرو۔ اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو صرف ایک مرتبہ کنکریاں درست کر لیا کرو۔''

علماء کرام فرماتے ہیں کہ بغیر کسی ضرورت کے مسلسل اور کثرت سے ہلنے جلنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ تو پھر فضول اور بے ہودہ حرکات کرنے والوں کا کیا حال ہوگا؟ جو کہ اللہ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو کوئی گھڑی کی طرف دیکھتا ہے' کوئی کپڑا درست کرتا ہے' کوئی ناک میں انگلی ڈالتا ہے' کوئی دائیں بائیں اور کوئی آسمان کی طرف نظر گھماتا ہے۔ وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اس کی آنکھیں اچک نہ لی جائیں یا شیطان اس کی نماز سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ حصہ چھین نہ لے۔

۱۶۔ مقتدی کا جان بوجھ کر امام سے سبقت کرنا

امام سے سبقت کرنا بھی حرام کردہ کاموں میں سے ہے۔انسان فطرتی طور پر جلد باز ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَانَ الْاِنْسَانُ عُجُوْلًا﴾ (الاسراء : ۱۱)

''اور انسان ہے ہی جلد باز''

اور نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اَلتَّانِّیْ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۰/۱۰۴۔ السلسلة الصحیحة ۱۷۹۵)

''اطمینان اللہ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔''

انسان اگر غور کرے تو جماعت میں اس کے دائیں بائیں کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو رکوع، سجدوں، تکبیروں، حتیٰ کہ سلام پھیرنے میں بھی امام سے سبقت لے جاتے ہیں بلکہ آدمی کبھی خود اپنے بارے بھی یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ وہ خود بھی رکوع، سجدوں، تکبیرات اور سلام میں امام سے سبقت کر جاتا ہے۔اکثر نمازی اس گناہ کو اہم نہیں سمجھتے حالانکہ نبی ﷺ نے اس کے بارہ میں سخت وعید فرمائی ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿اَمَا يَخْشَى الَّذِیْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ أَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ الْحِمَارِ﴾ (صحیح مسلم ۱/۳۲۰۔ ۳۲۱)

''جو آدمی نماز میں اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے اس کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر نہ بنا دیں۔''

جب نماز کے لیے چل کر آنے میں وقار اور سکون کو مدنظر رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے تو پھر خود نماز کے اندر اس کا اہتمام کس قدر ہوگا۔بعض لوگ نماز میں امام سے سبقت کرنے اور امام سے پیچھے رہنے کو ایک جیسا ہی معاملہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس کے بارہ میں فقہاء کرام نے بڑا خوبصورت ضابطہ بیان کیا ہے کہ امام جب مکمل تکبیر کہہ چکے پھر مقتدی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکت شروع کرے۔ جب امام ''اللہ اکبر'' کی را کو مکمل کرے تو پھر مقتدی حرکت شروع کرے نہ اس میں پہل کرے اور نہ ہی تاخیر کرے۔ اس طریقہ پر عمل کرنے سے معاملہ درست رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے سبقت نہ کرنے کا حد درجہ خیال رکھتے تھے۔

ایک صحابی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

﴿أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا﴾(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ، حدیث: ۱۰۶۲)

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو جب تک اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ لیتے کوئی بھی سجدے کے لیے کمر نہ جھکاتا یعنی آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سجدے میں جاتے۔''

اور جب نبی ﷺ بڑھاپے کی عمر کو پہنچے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے جسم کی حرکات میں ذرا کمزوری آ گئی تو آپ ﷺ نے نمازیوں کو یوں متنبہ فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ﴾

(السنن الکبریٰ للبیہقی ۹۳/۲۔ حدیث حسن ہے ارواء الغلیل / البانی ۲۹۰/۲)

''اے لوگو! میرا جسم قدرے بھاری ہو گیا ہے اس لیے تم رکوع اور سجدوں میں مجھ سے سبقت نہ کرو۔''

امام کو بھی نماز میں تکبیر کہتے وقت سنت پر عمل کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

﴿كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ...... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا حَتّٰی یَقْضِیَھَا' وَ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ﴾ (صحیح بخاری' حدیث : ۷۵۶)

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو کر تکبیر کہتے' پھر رکوع جاتے وقت تکبیر کہتے'...... پھر سجدے کے لیے جھکتے وقت تکبیر کہتے' پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے' پھر سجدہ کو جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے' پھر سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے' اسی طریقہ سے ساری نماز میں ایسے ہی کرتے یہاں تک کہ نماز مکمل کرتے اور دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔''

اگر امام حرکت کرنے کے ساتھ متصل فوراً تکبیر کہے اور مقتدی بھی مذکورہ ہدایات پر عمل کرے تو نماز میں جماعت والا معاملہ صحیح طور پر سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

۱۷۔ پیاز' لہسن یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا

پیاز' لہسن یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا بھی حرام امور میں سے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف : ۳۱)

''اے اولاد آدم! تم مسجد میں ہر حاضری کے وقت زیب و زینت کر لیا کرو۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ : فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَ لْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۲/۳۳۹)

''جو آدمی کچا پیاز یا لہسن کھا لے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا آپ ﷺ اس طرح فرمایا' وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔''

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اس طرح فرمایا:

﴿مَنْ أَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَتَأَذّٰی مِمَّا یَتَأَذّٰی مِنْہُ بَنُوْ اٰدَمَ﴾ (صحیح مسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱/۳۹۵)

''جو پیاز لہسن یا بدبودار چیز کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے اولاد آدم کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔''

ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ جمعۃ المبارک میں ارشاد فرمایا:

﴿ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّھَا النَّاسُ تَاْکُلُوْنَ شَجَرَتَیْنِ لَا اَرَاھُمَا اِلَّا خَبِیْثَتَیْنِ ھٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ، لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَجَدَ رِیْحَھُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِی الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ اِلَی الْبَقِیْعِ فَمَنْ اَکَلَھَا فَلْیُمِتْھُمَا طَبْخًا﴾ (صحیح مسلم ۱/۳۹۶)

''اے لوگوں تم دو بدبودار پودے پیاز اور لہسن کھاتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ مسجد میں کسی آدمی سے ان دونوں کی بو محسوس کرتے تو اس کو مسجد سے نکال کر بقیع کی طرف بھیجنے کا حکم فرمانے۔ اس لیے جو شخص انہیں کھانا چاہے وہ ان کو پکا کر استعمال کرے۔''

اسی طرح وہ لوگ بھی اس زمرے میں آتے ہیں جو اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر فوراً سیدھے اس حالت میں مسجد کی طرف چلے جاتے ہیں کہ ان کی بغلوں اور جرابوں سے بدبو آرہی ہوتی ہے۔ اور اس سے زیادہ بدتر وہ لوگ ہیں جو سگریٹ نوشی جیسا حرام فعل کرتے ہیں اور پھر مسجد میں آکر اللہ کے بندوں نمازیوں اور فرشتوں کو تنگ کرتے ہیں۔

۱۸۔ زنا کاری کا ارتکاب کرنا

عزت و ناموس اور نسل کی حفاظت چونکہ شریعت کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے اس لیے شریعت میں زنا کاری کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَآءَ سَبِیْلًا﴾ (اسرائیل : ۳۲)

''خبردار زنا کے قریب بھی نہ جانا کیونکہ یہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔''

بلکہ شریعت نے تو پردے اور آنکھوں کے نیچے رکھنے کا حکم دے کر اور اجنبی عورت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ خلوت وغیرہ کو حرام قرار دے کر زنا کے سب راستوں کو بند کر دیا ہے۔

شادی شدہ زانی کو بڑی سخت اور شدید سزا سنائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو پتھر مار مار کر ختم کر دیا جائے تا کہ وہ اپنے کیے کا مزہ چکھ سکے اور اس کے جسم کا ایک ایک عضو جس طرح زنا سے لطف اندوز ہوتا رہا ہے اس طرح وہ سزا کی تکلیف بھی برداشت کرے۔

اور غیر شادی شدہ زانی کی سزا۔ ۱۰۰۔ کوڑے ہیں جو کہ شرعی حدود میں کوڑوں کی سب سے زیادہ سزا ہے۔ اس کے علاوہ اسے اس ذلت و رسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے کہ اس کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت دیکھ رہی ہوتی ہے' اور یہ رسوائی بھی کہ اس کو ارتکابِ جرم والی جگہ سے مکمل ایک سال تک جلاوطن کیا جاتا ہے۔

اور برزخ میں زانی مردوں اور زانیہ عورتوں کی یہ سزا ہو گی کہ انہیں ننگا کر کے ایک ایسے تنور میں ڈالا جائے گا جس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا حصہ کھلا ہو گا۔ اس کے نیچے آگ جلائی جائے گی تو آگ جلانے کی وجہ سے وہ اس میں چیخ و پکار کریں گے اور اوپر آئیں گے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہوں گے پھر آگ کم ہو جائے گی اور وہ نیچے چلے جائیں گے اور یہ لوگ قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

خاص کر جب انسان طویل عمر اور اللہ کی طرف سے لمبی مہلت ملنے کے باوجود بڑھاپے میں بھی زنا سے باز نہ آئے تو پھر یہ گناہ اور زیادہ قبیح اور قابل مذمت ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخٌ زَانٍ وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ﴾

(صحیح مسلم ۱/۱۰۲ ـ ۱۰۳)

''تین قسم کے آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ گفتگو فرمائیں گے' نہ انہیں پاک کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے۔ بوڑھا زانی۔ جھوٹا حکمران اور متکبر غریب۔''

سب سے بدترین کمائی زانیہ عورت کی کمائی ہے جسے زنا کے عوض وصول کرتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زانیہ عورت جو اپنی شرم گاہ کی کمائی حاصل کرتی ہے اس کی دعا اس وقت بھی درجہ قبولیت کو نہیں پہنچ پاتی جب کہ آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔(صحیح الجامع/البانی ۲۹۷۱)

تنگدستی اور ضرورت کبھی بھی حدود اللہ کو پامال کرنے کے لیے شرعی عذر تصور نہیں کیے جاسکتے۔ پرانے بزرگوں کی بات سچ ہے کہ شریف خاندان کی عورت بھوکی تو رہ سکتی ہے لیکن اپنے پستانوں کی کمائی نہیں کھا سکتی چہ جائیکہ اپنی شرم گاہ کو کسب معاش کا ذریعہ بنائے!

ہمارے اس دور میں فحاشی وعریانی کے تمام دروازے کھلے ہیں اور شیطان نے اپنے اور اپنے چیلوں کے مکروفریب کے ذریعے ان راستوں کو آسان تر بنادیا ہے اور فاسق و فاجر قسم کے لوگ اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ زیب وزینت' بے پردگی' حرام نظر کاری' مردوں وعورتوں کا اختلاط اور فحاشی پھیلانے والے رسائل' ڈائجسٹ' گناہوں کے اڈوں والے شہروں کی طرف سفر کرنا عام ہو چکا ہے اور زناکاری کی تجارت کے بازار گرم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح آبروریزی' حرام اولاد کی تعداد میں اضافہ اور اسقاط حمل کے ذریعے بچوں کا قتل کرنا عام ہو چکا ہے۔

اے اللہ ہم تیری رحمت' لطف و کرم' پردہ پوشی اور تیری شانِ قدوسیّت کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بے حیائی سے بچائے رکھ اور ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں کو پاک اور ہماری شرمگاہوں کو محفوظ فرما اور ہمارے اور حرام کے درمیان ایک مضبوط رکاوٹ اور دیوار حائل فرمادے۔ (آمین)

۱۹۔ اغلام بازی کرنا

اغلام بازی بھی حرام ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا جرم یہ تھا کہ وہ اپنی جنسی تسکین لڑکوں کے ساتھ ملاپ کر کے حاصل کرتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ﴾ (العنکبوت : ۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت لوط علیہ السلام کا بھی ذکر کرو جب انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی نے نہیں کیا۔ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائی کا کام کرتے ہو؟''

یہ جرم اس قدر برا' قبیح اور خطرناک ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ نے چار قسم کے عذاب بیک وقت نازل فرمائے جو کہ کسی دوسری قوم پر نازل نہیں فرمائے۔ (۱) ان کی بصارت ختم کر دی۔ (۲) انہیں تباہ و برباد کر دیا (۳) ان پر مسلسل پتھروں کی بارش فرمائی۔ (۴) ان پر چیخ و پکار کا عذاب بھیجا۔

ہماری شریعت اسلامیہ میں واضح قول کے مطابق اس جرم کے مرتکب فاعل اور مفعول دونوں کی سزا قتل ہے بشرطیکہ مفعول بھی اس پر راضی ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ﴾ (مسند احمد ۱/۳۰۰۔صحیح الجامع للالبانی : ۶۵۶۵)

''جسے تم قوم لوط علیہ السلام جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل (کرنے والے) اور مفعول (کروانے والے) دونوں کو قتل کر دو۔''

اسی لواطت اور بے حیائی کے سبب آج ہمارے اندر طاعون اور اس طرح کے امراض پھیل چکے ہیں جس کا ہمارے اسلاف میں تصور بھی نہ تھا۔ مثلاً ''ایڈز'' جیسی مہلک بیماری کا سبب بھی یہی کام ہے۔ اس بات سے یہ حکمت واضح ہو جاتی ہے کہ اس برائی کے مجرم کی جو سخت سزا مقرر کی گئی ہے وہ بالکل درست ہے۔

۲۰۔ بیوی کا بغیر شرعی عذر کے ہمبستری سے انکار کرنا

بغیر شرعی عذر کے بیوی کا خاوند سے ہمبستری سے انکار کرنا بھی حرام ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ' فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۶/۳۱۴)

''جب خاوند اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے' اور خاوند اس پر ناراضگی میں رات گزار دے' تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں۔''

اکثر عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب ان کا خاوند سے کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو وہ اپنے خیال کے مطابق بطور سزا خاوند سے ہمبستری سے انکار کر دیتی ہیں تو اس کے نتیجے میں خاوند کے زنا جیسی عظیم خرابی میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھی معاملہ اس کے برعکس عورت کے خلاف بھی ہو سکتا ہے اور خاوند اس سے تنگ آ کر کسی دوسری عورت سے نکاح پر غور کرنا شروع کر دیتا۔

اس لیے بیوی کو چاہیے کہ جب بھی اس کا خاوند اس کو ہمبستری کے لیے بلائے تو حدیث رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے فوراً اس کی تعمیل کرنی چاہیے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْتُجِبْ وَإِنْ كَانَتْ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ﴾ (زوائد البزار ۲/۱۸۱۔ صحیح الجامع/ البانی : ۵۴۷)

''جب خاوند اپنی بیوی کو ہمبستری کے لیے بلائے تو عورت پر واجب ہے کہ فوراً اس کی بات مان لے اگرچہ وہ اونٹ کے کجاوے پر ہی کیوں نہ سوار ہو۔''

اسی طرح خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ بیماری' حالت حیض اور مصائب و تکالیف کی حالت میں بیوی کا خیال رکھے تاکہ یہ محبت کا رشتہ ہمیشہ قائم رہے اور کسی قسم کا اختلاف پیدا نہ ہو۔

۲۱۔ بغیر عذر کے عورت کا طلاق مانگنا

بغیر کسی شرعی عذر کے عورت کا خواہ مخواہ خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنا بھی حرام ہے۔

اکثر عورتیں معمولی اختلاف یا خاوند کی طرف سے مال کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر طلاق کا مطالبہ کرنے میں جلد بازی کرتی ہیں اور بسا اوقات بعض رشتہ دار خواتین یا فتنہ پرور سہیلیوں کے اُکسانے پر ایسا کرتی ہیں۔ اور کبھی کبھی تو اپنے خاوند کو اعصاب شکن جملے بول کر دکھ دیتی ہیں اور طلاق پر اکساتی ہیں مثلاً یوں کہتی ہیں ''اگر تو مرد ہے تو مجھے طلاق دے۔'' یہ بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم شدہ ہے کہ طلاق کا لازمی نتیجہ خاندان کی ہلاکت اور اولاد کی آوارگی جیسی بڑی قباحتیں ہیں۔ اور طلاق کے بعد عورت نادم ہوتی ہے جبکہ اس وقت ندامت کسی کام کی نہیں ہوتی۔ اس قسم کی قباحتوں کی بنا پر شریعت میں بغیر عذر کے طلاق کی حرمت کی حکمت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ﴾ (احمد ۲۷۷/۵۔ صحیح الجامع / البانی ۲۷۰۳)

''جو عورت اپنے خاوند سے بغیر شرعی عذر کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔''

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ وَالْمُتَنَزِّعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ﴾ (معجم الكبير للطبرانی ۳۳۹/۱۷۔ صحیح الجامع: ۱۹۳۴)

''یقیناً (بغیر عذر کے) خلع کروانے والی اور خود کو الگ کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔''

لیکن اگر کوئی شرعی عذر موجود ہو مثلاً آدمی بے نماز ہے یا نشہ کرتا ہے یا عورت کو کسی حرام کام کرنے پر مجبور کرتا ہے یا اس کو تنگ کر کے اس پر ظلم کرتا ہے یا اس کے شرعی حقوق کو ادا نہیں کرتا اور وعظ و نصیحت بھی اس پر اثر انداز نہیں ہوتی اور اصلاح کی ساری کوششیں بھی ناکام ہو جائیں تو ایسے حالات میں اگر عورت اپنے دین اور اپنی جان کو بچانے کی خاطر خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو بیوی کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۲۲۔ ظہار کرنا

بیوی سے ظہار کرنا بھی حرام ہے۔ زمانہ جاہلیت کے وہ الفاظ جو اس امت میں رواج پا چکے ہیں۔ ''ظہار'' بھی ان میں سے ہے۔ اور ظہار کا معنی یہ ہے کہ خاوند بیوی کو اس طرح کہے کہ ''تو میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہے یا ''تو میرے لیے میری بہن کی طرح حرام ہے'' یا اس جیسے دیگر الفاظ استعمال کرنا منع ہیں جنہیں شریعت نے قبیح اور ناپسندیدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے اس لیے کہ یہ عورت پر ظلم ہے۔ ظہار کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے فرمایا ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِھِمْ مَا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَھُمْ وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا وَ اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ﴾

(المجادلۃ : ۲)

''تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی ان کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ ان کی مائیں نہیں بن جاتیں' ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے' یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔''

قتل خطا اور رمضان میں حالت روزہ میں اپنی بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے کفارہ کی طرح ظہار کا کفارہ بھی شریعت اسلامیہ میں سخت مقرر کیا گیا ہے۔ ظہار کرنے والا آدمی جب تک یہ کفارہ ادا نہ کر دے اس وقت تک بیوی کے قریب نہیں جا سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (المجادلۃ : ۳۔۴)

''جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرانا ہے' اس کے ذریعے تمہیں نصیحت کی جا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔ ہاں جسے میسر نہ ہو اس کے ذمے ایک دوسرے کے ساتھ لگنے سے پہلے دو مہینوں کے مسلسل روزے ہیں اور جو شخص اس کی بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقت نہ رکھے اس پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی حکم برداری کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور کافروں کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔''

۲۳۔حالت حیض میں بیوی سے تعلقات قائم کرنا

حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا بھی حرام ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾(البقرہ: ۲۲۲)

''آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں' کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے' حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ۔''

جب تک عورت حیض سے فراغت کے بعد غسل نہ کرلے اس وقت تک وہ خاوند کے لیے حلال نہیں ہے۔کیونکہ ارشاد باری ہے:

﴿فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرہ : ۲۲۲)

''ہاں جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ان کے پاس جاؤ۔''

اس گناہ کی قباحت کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے لگایا جاسکتا ہے:

﴿مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِامْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (ترمذی ۱/ ۲۴۳۔صحیح الجامع : ۵۹۱۸)

''جس آدمی نے حالت حیض میں عورت سے جماع کیا یا اپنی بیوی سے اس کی دبر سے تعلقات قائم کیے یا نجومی کے پاس گیا تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔''

جو شخص لاعلمی اور جہالت میں ایسا کام کرلے بشرطیکہ اس کو اس مسئلے کا علم نہ ہو تو اسے کوئی گناہ نہیں ہے۔لیکن جو شخص دیدہ دانستہ جاننے کے باوجود ایسا کام کرے تو اس پر ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کے نزدیک ایک دینار یا نصف دینار کفارہ ہے جو کفارہ والی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس کو ایک دینار یا نصف دینار میں اختیار ہے۔ جو چاہے ادا کر دے اور بعض کہتے ہیں اگر اس نے ابتدائے حیض میں شدت خون کے وقت ایسا کیا تو اس پر ایک دینار ہے لیکن اگر حیض کے آخری ایام میں جب خون کی شدت میں کمی تھی یا غسل سے قبل ایسا کیا تو اس پر نصف دینار ہے۔

اور دینار کی قیمت مروجہ حساب کے مطابق ۴.۲۵ گرام سونے کے برابر ہے۔ اتنا سونا صدقہ کرے یا پھر نقدی کی صورت میں اس کی قیمت صدقہ کرے۔

۲۴۔ بیوی کے ساتھ دبر کے راستے بدفعلی کرنا

بعض کمزور ایمان والے اور ذہنی مریض لوگ اپنی بیوی کے ساتھ اس کی دبر کے راستے سے بدفعلی کرنے سے باز نہیں آتے حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے اور نبی ﷺ نے اس مرتکب افراد پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَی امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا﴾ (مسند احمد ۲/۴۷۹۔ صحیح الجامع / البانی ۵۸٦۵)

''وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی سے دبر کے راستے تعلقات قائم کرتا ہے۔''

بلکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَأَةٍ فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (ترمذی ۱/۲۴۳۔ صحیح الجامع۔ ۵۹۱۸)

''جو شخص حالت حیض میں بیوی سے جماع کرے' یا دبر کے راستے عورت سے بدفعلی کرے یا کسی کاہن کے پاس جائے اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔''

یہ بات بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ کئی پاکیزہ اور فطرتِ سلیمہ کی مالک عورتیں اس کام سے صاف انکار کر دیتی ہیں۔ لیکن اگر خاوند ایسا نہ کرنے کے سبب عورت کو طلاق کی دھمکی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے تو پھر وہ مجبور ہو جاتی ہیں اور کئی عورتیں ایسی بھولی ہوتی ہیں جو علماء سے مسائل پوچھنے سے شرماتی رہتی ہیں انہیں ان کے خاوند یہ دھوکہ دے دیتے ہیں کہ یہ کام جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ (البقرہ : ۲۲۳)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اس لیے تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔''

اور یہ بات طے شدہ ہے کہ قرآن پاک کی اصل تفسیر رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ ہمیں نبی ﷺ نے بتلایا ہے کہ خاوند بیوی کے آگے یا پیچھے جس طرف سے چاہے آ سکتا ہے لیکن جماع ہمیشہ بچہ پیدا ہونے والی جگہ سے ہی ہو گا۔ اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ پاخانہ والی جگہ بچے کی پیدائش کی جگہ نہیں ہے۔

صاف ستھری ازدواجی زندگی میں اس طرح کے مذموم فعل کے اسباب میں سے جاہلیت کے وہ مذموم جنسی تجربات اور بے حیائی پر مبنی خیالات اور فلموں اور گانوں وغیرہ سے بھرا ہوا وہ دماغ بھی ہے جو کہ آدمی کو ورثہ میں ملتا ہے اور وہ ان تمام کراہتوں سے توبہ کے بغیر ہی زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ یہ بات معلوم شدہ ہے کہ یہ فعل حرام ہے چاہے میاں بیوی دونوں بھی راضی کیوں نہ ہوں۔ اس لیے کہ باہمی رضامندی کسی حرام کو حلال نہیں بناتی۔

۲۵۔ بیویوں کے مابین ناانصافی کرنا

اپنی بیویوں کے درمیان ناانصافی کرنا بھی حرام ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کی وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (النساء : ۱۲۹)

''تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو، گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو اس لیے بالکل ہی ایک کی طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔''

شریعت کی طرف سے جو عدل و انصاف مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ رات گزارنے' نان ونفقہ اور لباس میں بیویوں کے درمیان انصاف کیا جائے اور ہر ایک کو پورا حق دیا جائے۔ البتہ دلی محبت میں عدل ضروری نہیں کیونکہ اس پر انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔

کئی لوگ ایک سے زیادہ شادیاں کر لیتے ہیں اور پھر ایک کی طرف پورا جھکاؤ کر لیتے ہیں اور دوسری کو چھوڑ کر بے کار کر دیتے ہیں' ایسا آدمی قیامت والے دن ایسی حالت میں آئے گا جس کے بارہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

﴿مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدٰهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ شِقُّهُ مَائِلٌ﴾ (ابو داؤد ۲/ ۶۰۱ ۔ صحیح الجامع/ البانی ۔ ۶۴۹۱)

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک ہی کی طرف مائل رہے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔''

۲۶۔ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا

کسی بھی اجنبی اور غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا بھی حرام ہے۔ شیطان لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے اور حرام میں مبتلا ہونے کا بڑا خواہش مند ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾ (النور : ۲۱)

''اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اسے بے حیائی اور برے کاموں کا ہی کہے گا۔''

شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ شیطان جن ہتھکنڈوں کے ذریعے آدمی کو برائی میں مبتلا کرتا ہے ان میں سے غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا بھی ہے۔اس لیے شریعت نے اس راستہ کو بھی بند کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ»

(ترمذی ۳/۴۷۴۔ مشکوٰۃ / البانی : ۳۱۱۸)

''جب بھی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا فرد شیطان ضرور ہوتا ہے۔''

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا:

«لا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَ مَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ» (صحیح مسلم ۴/۱۷۱۱)

''آج کے بعد کوئی آدمی خاوند کی غیر حاضری میں اس کی عورت کے پاس اکیلا نہ جائے بلکہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہونے چاہئیں۔''

کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ گھر میں' کمرے میں یا گاڑی وغیرہ میں کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی میں بیٹھے' بھابی یا خادمہ کے ساتھ یا مریضہ کا ڈاکٹر کے ساتھ بیٹھنا وغیرہ حرام ہے۔اکثر لوگ اپنے آپ پر یا دوسروں پر بھروسہ اور اعتماد کر کے اس معاملہ میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور نتیجتاً زنا یا اس کے محرکات ظاہر ہو جاتے ہیں اور اختلاف نسب اور حرام بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

۲۷۔ غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانا

غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا اور ہاتھ ملانا بھی حرام ہے یہ بعض ان معاشرتی عادات اور رسم و رواج میں سے ہے جو کہ شریعت اسلامیہ سے تجاوز کر گئی ہیں اور سراسر بغاوت پر مبنی ہیں۔اور بعض باطل رسم و رواج تو اللہ کے حکم پر اس قدر غالب ہیں کہ اگر آپ کسی کو شرعی احکام بتائیں اور اس کے سامنے حجت اور دلیل بھی واضح کر دیں تو وہ آپ پر قدامت پرستی' شر پسندی' قطع رحمی اور لوگوں کی صاف ستھری نیتوں پر شک وغیرہ کرنے کا الزام لگائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چچا کی بیٹی، پھوپھی کی بیٹی، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی، چچا کی بیوی اور خالو کی بیوی سے مصافحہ کرنا ہمارے ہاں تو پانی پینے سے بھی زیادہ آسان اور عام ہو گیا ہے۔ اگر یہ لوگ بصیرت کی نگاہ سے دیکھیں تو شریعت میں یہ معاملہ اس قدر خطرناک ہے کہ وہ کبھی اس کا ارتکاب نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«لَاَنْ يُّطْعَنَ فِيْ رَأْسِ اَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِّنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمَسَّ امْرَأَةً لَا يَحِلُّ لَهُ» (الطبرانی ۲/۲۱۲۔ صحیح الجامع /البانی : ۴۹۲۱)

"تم میں سے کسی کے سر پر لوہے کی سلاخ نشانہ باندھ کر ماری جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔"

بلا شک وشبہ یہ ہاتھ کا زنا شمار ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ وَالْفَرْجُ يَزْنِيْ» (مسند احمد ۱/۴۱۲. صحیح الجامع /البانی. ۴۱۲۶)

"آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ بھی زنا کرتی ہے۔"

کیا کسی کا دل محمد ﷺ سے زیادہ پاک ہو سکتا ہے؟ اس کے باوجود آپ ﷺ فرماتے ہیں:

«اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ» (مسند احمد ۶/۳۵۷۔ صحیح الجامع/البانی : ۲۵۰۹)

"میں غیر محرم عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«اِنِّيْ لَا اَمَسُّ اَيْدِي النِّسَاءِ» (الطبرانی ۲۴/۳۴۲۔ صحیح الجامع : ۷۰۵۴)

"میں اجنبی عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

«ولا واللّٰہ ما مسّت ید رسُول اللّٰہ ﷺ یدا امرأۃٍ قطُّ غیر انّہ یُبایعھُنّ بالکلام» (صحیح مسلم ۳/۱۴۸۹)

''اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھ نے کبھی بھی کسی غیر محرم عورت کا ہاتھ نہیں چھوا تھا بلکہ آپ زبانی ہی عورتوں سے بیعت لے لیتے تھے۔''

ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے جو اپنی بیویوں کو اپنے بھائیوں (دیور۔ جیٹھ وغیرہ) سے ہاتھ نہ ملانے کی صورت میں طلاق کی دھمکی دیتے ہیں۔ مزید برآں یہ بھی جان لیں کہ کپڑا یا دستانہ وغیرہ ہاتھ میں پہنا ہو پھر بھی عورت سے ہاتھ ملانا منع ہے۔ ہر دو صورتوں میں ایسا کرنا حرام ہے۔

۲۸۔ عورت کا خوشبو لگا کر غیر محرم مردوں کے پاس سے گزرنا

عورت کا خوشبو لگا کر باہر نکلنا اور غیر محرم مردوں کے پاس سے گزرنا بھی حرام ہے۔ جتنی سختی سے اس سے بچنے کا حکم دیا گیا تھا یہ برائی ہمارے زمانہ میں اتنی ہی عام ہو چکی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«ایّما امرأۃٍ استعطرت ثُمّ مرّت علی القوم لیجدُوا ریحھا فھی زانیۃٌ» (مسند احمد ۴/۴۱۸۔ صحیح الجامع: ۱۰۵)

''جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ زانیہ شمار ہو گی۔''

بعض عورتیں اس معاملہ میں کس قدر غفلت سے کام لیتی ہیں اور اس کو اتنا معمولی تصور کرتی ہیں کہ اپنے ڈرائیورز کا نداراور گیٹ کیپر وغیرہ کے پاس سے خوشبو لگا کر گزرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتیں۔ بلکہ شریعت تو اس مسئلہ میں اس قدر سختی کرتی ہے کہ اگر کوئی عورت خوشبو لگانے کے بعد باہر جانے کا ارادہ رکھتی ہو اگرچہ مسجد میں ہی کیوں نہ جانا ہو تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک غسل جنابت کی طرح مکمل غسل نہ کرلے باہر نہیں جا سکتی۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«ایُّما امرأۃِ تطیَّبتْ ثُمّ خرجتْ الی الْمسْجد لیُوجد رِیْحُھا لَمْ یُقْبلْ مِنْھا صلاۃٌ حتّٰی تغْتسِلْ اغْتسالھا من الْجنابۃ» (مسند احمد ۲/ ۴۴۴، صحیح الجامع' البانی ۔ ۲۷۰۳)

''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف اس نیت سے جاتی ہے تاکہ لوگ اس کی خوشبو محسوس کریں، تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک غسل جنابت کی طرح اچھی طرح غسل نہ کرے۔''

ہائے افسوس ہمارا شکوہ اللہ کے حضور ہی ہے کہ شادی' بیاہ' خوشی کی محفلوں اور جلسوں میں کس طریقہ سے عورتیں جاتی ہیں نیز خوشبو والے عطر لگا کے بازاروں' نقل وحمل کے مقامات اور مردوں وعورتوں کے اختلاط والی جگہوں حتیٰ کہ رمضان کی راتوں کو مسجدوں میں بھی گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ حالانکہ شریعت میں عورتوں کے لیے ایسی زینت بیان کی گئی ہے جس کی رنگت ظاہر اور اس کی خوشبو مخفی ہو۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے غضب سے محفوظ رکھے اور بے وقوف مردوں اور عورتوں کے کرتوت کے سبب نیک مردوں اور عورتوں کا بھی مواخذہ نہ کرے اور تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر گامزن فرمائے۔

۲۹۔ محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا

عورت کا کسی محرم کے بغیر سفر کرنا بھی حرام ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا تُسافرُ الْمرأۃُ اِلّا مع ذِیْ مَحْرمٍ» (صحیح بخاری : ۱۸۶۲۔ صحیح مسلم : ۳۲۶۳) ''کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔''

یہ حدیث ہر قسم کے سفر حتیٰ کہ سفر حج کو بھی اپنی عمومیت کے اعتبار سے شامل ہے۔ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا فاسق وفاجر قسم کے لوگوں کو اس کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا کر دیتا ہے اور وہ اس کی عزت کے درپے ہو جاتے ہیں نتیجتاً عورت فطری طور پر کمزور ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سبب بے آبرو ہو کر رہ جاتی ہے یا پھر کم از کم اس کی عزت اور شرف پر دھبہ ضرور آتا ہے۔

اسی طرح ہوائی جہاز کا سفر کرنا بھی محرم کے بغیر جائز نہیں اگرچہ ان کے خیال کے مطابق اس کو الوداع کرنے والا اور آگے سے وصول کرنے والا محرم موجود ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اس میں کئی قباحتیں ہیں کہ جہاز میں اس کے ساتھ والی سیٹ پر کون بیٹھے گا؟ اسی طرح اگر کسی خرابی کے سبب جہاز کو اگر دوسرے ایئر پورٹ پر اترنا پڑے یا اس کی پرواز اور وقت روانگی میں تاخیر ہو جائے تو پھر اکیلی عورت کا کیا حال ہوگا؟ اس طرح کی اکثر قباحتیں رونما ہوتی رہتی ہیں۔

تاہم ایسا شخص محرم بن سکتا ہے جس میں درج ذیل شرائط موجود ہوں۔

(۱) مسلمان ہو۔ (۲) بالغ ہو۔ (۳) عاقل ہو۔ (۴) مرد ہو۔ (۵) محرم ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اَبُوْهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا﴾ (صحیح مسلم ۲/۹۷۷)

''اس عورت کا باپ' بیٹا' خاوند' بھائی یا کوئی محرم (جس کا عورت سے نکاح حرام ہو وہ سفر میں اس کے ساتھ جا سکتا ہے)۔''

۳۰۔ غیر محرم عورت کی طرف جان بوجھ کر دیکھنا

غیر محرم عورت کی طرف عمداً دیکھنا بھی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ (النور : ۳۰)

''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں' اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھیں' یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے' لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔''

اور نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فزنا العين النظر﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۲۶/۱۱)

”آنکھ کا زنا حرام اشیاء کی طرف دیکھنا ہے۔“

البتہ کسی شرعی عذر کے سبب غیر محرم کو دیکھنا مثلاً آدمی کا اپنی منگیتر کو یا طبیب اور ڈاکٹر کا مریضہ کو دیکھنا جائز ہے۔

مردوں کی طرح عورتوں پر بھی غیر محرم مردوں کو غلط نگاہ سے دیکھنا حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾

(النور : ۳۱)

”اور آپ ﷺ مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔“

اسی طرح کسی بے ریش اور خوبصورت لڑکے کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا بھی حرام ہے اور مرد کے لیے عورت کی شرم گاہ کو اور عورت کے لیے مرد کی شرم گاہ کو دیکھنا حرام ہے اور ہر وہ شرم گاہ جس کو دیکھنا حرام ہے اس کو ہاتھ لگانا بھی حرام ہے چاہے درمیان میں کپڑا وغیرہ بھی کیوں نہ ہو۔

اور بعض لوگوں کو شیطان اپنے مکر وفریب سے دھوکہ دیتا ہے اور وہ اخبارات اور ڈائجسٹ اور فلموں وغیرہ میں مختلف تصویریں دیکھتے ہیں اور اس دلیل کے ساتھ ان کو جائز سمجھتے ہیں کہ یہ کون سی حقیقی تصویریں ہیں۔ حالانکہ ان چیزوں کے ذریعے بڑی خرابیوں کا پیدا ہونا اور انسانی شہوات کا بھڑکنا روز روشن کی طرح واضح ہے۔

۳۱۔ دیوث بننا یعنی گھر میں فحاشی کو برداشت کرنا

دیوث بن جانا یعنی اپنے اہل خانہ میں فحاشی برداشت کرنا بھی حرام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة قد حرم الله عليهم الجنة مدمن الخمر، والعاق، والديوث الذي يقر في اهله الخبث﴾ (مسند احمد ۶۹/۲۔ صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجامع/ البانی ۳۰۴۷)

''تین آدمیوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے' ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا' ماں باپ کا نافرمان اور بے غیرت جو اپنے گھر میں بے حیائی کو دیکھ کر برداشت کر جاتا ہے۔''

اس طرح کی بے غیرتی کی مختلف صورتیں ہیں جو ہمارے ہاں عام ہو چکی ہیں۔ مثلاً گھر میں اپنی بیٹی یا بیوی کو غیر محرم مردوں کے ساتھ ملتے اور عشقیہ گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کر چشم پوشی کرنا یا اپنے گھرانے کی کسی عورت کو غیر محرم مرد کے ساتھ تنہائی میں دیکھ کر بھی غم و غصے کا اظہار نہ کرنا یا گھر کی کسی عورت کو ڈرائیور وغیرہ کے ساتھ اکیلی سفر کرنے کی اجازت دینا اور بغیر شرعی پردہ کے ان کو گھر سے باہر بخوشی جانے دینا تاکہ ہر خاص و عام ان کی طرف تاڑ تاڑ کر دیکھے۔ یہ سب صورتیں حرام ہیں۔ اسی طرح برائی اور فساد پھیلانے والے مختلف قسم کے ڈائجسٹ اور وی سی آر وغیرہ خریدنا اور انہیں گھر کی زینت بنانا بھی حرام ہے۔

۳۲۔ حسب ونسب کو بدلنا

اپنے والد کے علاوہ دوسرے کو باپ بنانا یا بیٹے کو بیٹا بنانے سے انکار کرنا بھی حرام ہے۔ کسی مسلمان کے لیے شرعی طور پر اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرنا یا اپنے خاندان اور حسب ونسب کو بدلنا جائز نہیں ہے۔ بعض لوگ دنیاوی فوائد کے حصول کی خاطر حکومتی کاغذات میں اپنا جھوٹا نسب ظاہر کر دیتے ہیں اور بسا اوقات چھوٹی عمر میں اپنے بچوں کو چھوڑ دینے کے سبب بچے اپنے باپ سے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے اپنی نسبت کسی اور کی طرف کر لیتے ہیں۔ یہ سب صورتیں حرام ہیں کیونکہ اس سے حرمت' نکاح اور وراثت وغیرہ میں بہت ساری خرابیاں لازم آتی ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت سعد اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۸/۴۵)

''جو شخص باوجود جاننے کے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر جنت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام ہے۔"

اور شریعت اسلامیہ میں حسب ونسب میں ہر طرح کی تبدیلی یا آمیزش حرام ہے اور بعض لوگ جب کسی مسئلہ پر اپنی بیوی سے جھگڑ پڑتے ہیں تو بغیر کسی دلیل کے اس پر بدکاری کا الزام لگاتے ہوئے اپنے بچے سے دستبرداری کا اظہار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی اسی کا بچہ ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات کئی عورتیں بھی امانت میں خیانت کرتے ہوئے کسی سے زنا کر کے حاملہ ہو جاتی ہیں اور اس کی نسبت اپنے خاوند کی طرف کر دیتی ہیں حالانکہ وہ بچہ اس کا نہیں ہوتا۔ اس کے بارہ میں بڑی سخت وعید آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب لعان کی آیات نازل ہوئیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْئٍ وَلَنْ يُّدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ، وَ أَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ﴾

(ابوداؤد ۲/۶۹۵ ۔ مشکوٰۃ/ البانی ۔ ۳۳۱۶)

"جس عورت نے کسی خاندان میں ایسے بچے کو شامل کیا جو اس میں سے نہیں تو اس کا اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اس کو اللہ اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو آدمی جاننے کے باوجود اپنے بیٹے کا انکار کرے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے روکاوٹ پیدا کر دیں گے اور اگلے پچھلے تمام لوگوں کے ہاں اس کو ذلیل و رسوا کر دیں گے۔"

۳۴۔ سود کھانا

سود بھی ہر لحاظ سے حرام ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والوں کے علاوہ کسی اور کے لیے اعلان جنگ نہیں فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البقرہ : ۲۷۹)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو' اگر تم واقعی ایمان والے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

اس وعید سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جرم کس قدر قبیح اور برا ہے۔ انفرادی اور حکومتوں کے اجتماعی معاملات پر نظر رکھنے والا ہر شخص اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ سودی کاروبار نے بہت سی قباحتیں' ہلاکتیں اور تباہیاں پیدا کی ہیں۔ مثلاً غربت و افلاس' کساد بازاری' کاروباری جمود' قرضوں کی ادائیگی میں رکاوٹ' اقتصادی بحران' صنعتوں اور کمپنیوں کا مسلسل انہدام' روزمرہ کی محنت اور خون پسینے کی کمائی کا لامتناہی سودی قسطوں کی ادائیگی میں بہانا' معاشرے میں دولت کو چند مخصوص ہاتھوں میں محدود کر کے طبقاتی نظام پیدا کرنا وغیرہ سب خرابیاں سود کی وجہ سے ہیں اور شاید یہ تمام خرابیاں اس جنگ کی ایک قسم ہی ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والوں سے اعلان کیا ہے۔

سود میں حصہ لینے والے تمام فریق مثلاً سود لینے والا' دینے والا' دلال اور اس میں معاون و مددگار سب کے سب فرمان نبوی ﷺ کے مطابق لعنتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿لَعن رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلُ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهُ وَ كَاتِبَهُ وَ شَاهِدَيْهِ وَ قَالَ : (هُمْ سَوَاءٌ)﴾ (صحیح مسلم ۳/۱۲۱۹)

''رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے' کھلانے والے' لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والے تمام لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا: یہ سب کے سب گناہ میں برابر شریک ہیں۔''

اس حدیث کی روشنی میں سودی معاملات کو لکھنا' اس کی تصحیح کرنا' اس کو مرتب کرنا' اس کو وصول کرنا' اس کو کسی کے سپرد کرنا' اس کی چوکیداری کرنا' اس میں کسی طرح بھی شراکت کرنا' حتیٰ کہ کسی بھی قسم کا تعاون کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ اس کبیرہ گناہ کی قباحت بیان کرنے کے کس قدر خواہش مند تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿اَلرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُوْنَ بَابًا اَیْسَرُھُمَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ وَ اِنَّ اَرْبَی الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ﴾ (مستدرک حاکم ۲/۳۷۔ صحیح الجامع /البانی ۳۵۳۳)

''سود کے تہتر (۷۳) دروازے ہیں۔ ان میں سے کم درجے کا گناہ اتنا ہے جیسے کہ کوئی اپنی ماں سے نکاح (زنا) کرے اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان آدمی کی عزت پامال کرنا ہے۔''

اسی طرح حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿دِرْھَمُ رِبًا یَاْکُلُهُ الرَّجُلُ وَھُوَ یَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَ ثَلَاثِیْنَ زَنْیَةً﴾ (مسند احمد ۵/۲۲۵. صحیح الجامع /البانی. ۳۳۷۵)

''کوئی شخص مسئلہ کے جاننے کے باوجود سود کا ایک درہم بھی کھالے تو چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ گناہ ہے۔''

سود کی حرمت ہر ایک کے لیے ہے۔ اس میں امیر یا غریب کی کوئی تخصیص نہیں جیسا کہ بعض لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں۔ بلکہ سود ہر حال میں ہر ایک کے لیے حرام ہے۔ حالات اس بات کے گواہ ہیں کہ سودی کاروبار کی وجہ سے کتنے بڑے بڑے تاجر اور دولت مند فقیر بن گئے۔ یا کم از کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ سودی پیسہ تعداد کے لحاظ سے کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اَلرِّبَا وَ اِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ﴾ (مستدرک حاکم ۲/۳۷۔ صحیح الجامع. ۳۵۴۲)

''سودی کاروبار اگرچہ کتنا ہی بڑھ جائے لیکن انجام کے لحاظ سے وہ کم تر ہی ہوتا ہے۔''

اسی طرح سود کی حرمت کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی زیادہ، درمیانی یا کم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدار کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ بلکہ ہر طرح کا سود حرام ہی ہے۔ سودی شخص قیامت کے دن قبر سے ایسی حالت میں اٹھایا جائے گا جیسا کہ شیطان نے بعض لوگوں کو چھو کر دیوانہ بنا دیا ہو۔

سود کا گناہ بدترین ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس سے توبہ کی دعوت بھی دی ہے۔ اور اس کی کیفیت کو بھی واضح فرمایا ہے۔

سودی لوگوں کو مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ﴾

(البقرہ : ۲۷۹)

''ہاں اگر تم توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا ہے' نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔''

اور یہ عین انصاف ہے۔

اس گناہ کبیرہ سے بچنا اور دلی طور پر اس سے نفرت کرنا اور اس کی قباحت کا احساس کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے حتیٰ کہ جو لوگ چوری یا ضائع ہونے کے ڈر سے مجبوراً اپنا مال سودی بنکوں میں جمع کرواتے ہیں انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ وہ اضطراری حالت میں مردار کھانے یا اس سے بھی زیادہ آگے بڑھ جانے والا کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ اور ہر ممکن حد تک اس سے بچنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے تاکہ کوئی دوسرا حل تلاش کیا جائے۔ ان لوگوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ سودی بنکوں سے سود کا مطالبہ کریں۔ بلکہ اگر خود بنک والے ان کے کھاتہ میں سود جمع کر دیں تو پھر کسی جائز کام میں خرچ کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے لیکن صدقہ نہ کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔

سودی رقم سے انسان کسی طرح کا بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا مثلاً کھانے' پینے' پہننے' سواری' رہائش' ماں' باپ' بیوی بچوں کے واجب اخراجات' زکوٰۃ کی ادائیگی' ٹیکسوں کی ادائیگی حتیٰ کہ اپنے دفاع کے لیے بھی سودی رقم کو خرچ نہیں کر سکتا بلکہ اللہ کی پکڑ سے بچنے کے لیے کسی نہ کسی طرح اس سے جان ہی چھڑانا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۔کاروبار میں اشیائے فروخت کے عیب چھپانا

کاروباری اشیاء کے عیوب چھپانا اور فروخت کرتے وقت ان کا اظہار نہ کرنا بھی حرام ہے۔رسول اللہ ﷺ ایک بار اناج کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے اندر داخل فرمایا تو آپ کی انگلیوں کو نمی محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ؟ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا﴾ (صحیح مسلم ۱/ ۹۹)

''اے اناج کے مالک یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس پر بارش پڑی ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس (نمی والے غلے) کو اوپر کیوں نہیں کیا تاکہ لوگوں کو اس کا پتہ چل جاتا؟ جو شخص دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

آج اکثر کاروباری لوگ جن کے دل اللہ کے خوف سے خالی ہوتے ہیں وہ اپنی اشیاء کے عیب چھپانے کے لیے مختلف حیلے استعمال کرتے ہیں مثلاً عیب والی جگہ پر سٹکر لگا کر یا گھٹیا مال کو پیٹی کے نیچے رکھ کر یا کیمیکل کے ذریعے اس کے ظاہری حسن کو نمایاں کر کے یا ابتدا میں مشینری چلنے کی آواز والے عیب کو چھپا کر دھوکہ دیتے ہیں۔ جب خریدار سامان خرید کر گھر جاتا ہے تو تھوڑے ہی عرصہ میں وہ چیز خراب ہو جاتی ہے۔کئی لوگ اشیاء کے استعمال کی آخری تاریخ (Date of Expir) کو بدل دیتے ہیں اور کئی دکاندار گاہکوں کو اشیاء کی جانچ پڑتال اور چیک اپ سے منع کر دیتے ہیں اور اکثر گاڑیوں اور مختلف اوزار کے ڈیلران کے عیوب کو چھپا دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حرام ہے۔ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ اَخِيْهِ بَيْعًا فِيْهِ عَيْبٌ اِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ﴾ (ابن ماجہ ۲/ ۷۵۴۔ صحیح الجامع: ۶۷۰۵)

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائی کو کوئی ایسی چیز فروخت کر دے جس میں عیب ہو۔ ہاں اس صورت میں جائز ہے جب پہلے ہی اس عیب کو واضح کر دے۔''

بعض تاجر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس صورت میں گناہ سے بری ہو جائیں گے جب نیلام کی منڈی میں گاڑی فروخت کرتے وقت علی الاعلان یہ کہہ دیں کہ میں تو سکریپ (لوہے کا ڈھیر) بیچ رہا ہوں (تاکہ اس کے عیب بتانے کی ضرورت پیش نہ آئے) لیکن ایسی تجارت بھی بہر حال برکت سے خالی ہوتی ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

﴿اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَ بَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا، وَاِنْ کَذَبَا وَ کَتَمَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۴/۳۲۸)

''دو خرید و فروخت کرنے والے جب تک مجلس برخواست نہ ہو جائے معاہدہ توڑنے کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، اگر وہ سچ بولیں اور پوری وضاحت کر دیں تو ان کی تجارت میں برکت ہوگی لیکن اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیوب کو چھپائیں تو پھر ان کی تجارت سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔''

۳۵۔ دھوکہ دینے کی غرض سے بولی بڑھانا

دھوکہ دینے کی غرض سے زیادہ قیمت لگانے کو ''بیع نجش'' یعنی دھوکے والی بیع کہتے ہیں یہ حرام ہے۔ یعنی جو شخص چیز کو خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا صرف دوسرے آدمی کو دھوکہ دینے اور بھاؤ بڑھانے کی غرض سے نیلام کے دوران قیمت لگاتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿لَا تَنَاجَشُوْا﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۴۸۴)

''خواہ مخواہ بولی بڑھا کر دھوکہ نہ دو۔''

یقیناً ایسا کرنا دھوکہ کی ایک قسم ہے۔ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

﴿اَلْمَکْرُ وَالْخَدِیْعَۃُ فِی النَّارِ﴾ (السلسلۃ الصحیحہ : ۱۰۵۷)

''اور مکر و فریب کرنے والے اور دھوکہ دینے والے جہنمی ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منڈیوں' نیلام گھروں اور گاڑیوں کی خرید وفروخت والی جگہوں میں اکثر ایجنٹ حضرات کی کمائی حرام ہوتی ہے کیونکہ وہ اس سلسلہ میں بہت سے حرام ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً خواہ مخواہ بھاؤ بڑھا کر خریدار کو دھوکہ دے کر' یا سامان فروخت کرنے والے کو بہت کم بھاؤ لگا کر دھوکے میں ڈال کر حرام روزی کماتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہی سامان ان کی اپنی ملکیت ہو تو پھر اس کے برعکس جعلی خریدار بن کر سامان کا بھاؤ زیادہ لگا دیتے ہیں اور اس طریقہ سے اللہ کے بندوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۶۔ جمعہ کی دوسری اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا

جمعۃ المبارک کی دوسری اذان سن کر بھی دکانداری اور کاروبار جاری رکھنا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿يَآأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الجمعۃ: ۹)

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو''

بعض دکاندار جمعہ کی دوسری اذان کے بعد بھی اپنی دکانوں میں یا مسجد کے سامنے خرید وفروخت جاری رکھتے ہیں ایسی صورت میں جو لوگ ان سے اشیاء خریدتے ہیں چاہے مسواک ہی کیوں نہ خریدیں وہ ان کے ساتھ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ بلکہ علماء کے راجح قول کے مطابق اس وقت میں کی جانے والی خرید وفروخت شرعاً غلط ہے۔ بعض ہوٹلوں' تندوروں اور کارخانوں کے مالک حضرات اپنے مزدوروں کو نماز جمعہ کے وقت بھی کام کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے کاروبار میں ظاہری طور پر اضافہ بھی ہو جائے تب بھی وہ حقیقت میں خسارہ میں ہی رہتے ہیں۔ مزدوروں کو بھی چاہیے کہ وہ اس وقت میں نبی ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے کام کرنے سے انکار کر دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ﴾ (مسند احمد ۱/ ۱۲۹۔ احمد شاکر نے اس کو صحیح کہا ہے حدیث: ۱۰۷۰)

''اللہ کی نافرمانی میں کسی بشر کی بات ماننا جائز نہیں ہے''۔

(شیخ ابن بازؒ کہتے ہیں اس حدیث کی اصل صحیح بخاری اور مسلم میں بھی ہے۔)

۳۷۔ جوا کھیلنا

جوا کھیلنا بھی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائدہ : ۹۰)

''بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر سب گندی باتیں ہیں۔ شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہوسکو''

جاہلیت کے زمانہ میں لوگ جوا کھیلتے تھے اور ان کے نزدیک جوئے کی مشہور ترین صورت یہ تھی کہ ایک اونٹ میں ۱۰ افراد برابر کے شریک ہوتے تھے پھر تیروں کے ذریعے قسمت آزمائی کرتے اور یہ ان کے ہاں قرعہ اندازی کی ایک شکل تھی پھر سات آمیوں کو مختلف معین حصے مل جاتے جبکہ تین آدمی بالکل محروم ہو جاتے تھے۔

جبکہ ہمارے ہاں جوئے کی شکلیں اور ہیں

مثلاً قسمت آزمائی کی صورت میں کئی ایک قسم کا جوا کھیلا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک معروف قسم یہ ہے کہ مختلف قسم کے ٹوکن خریدے جاتے ہیں پھر ان کی قرعہ اندازی کی جاتی ہے اور اول دوم اور سوم وغیرہ کو انعام دیے جاتے ہیں اور باقی محروم ہو جاتے ہیں یہ حرام ہے اگرچہ اس کو خدمت خلق یا رفاہ عامہ کا نام ہی کیوں نہ دیا جائے۔

اسی طرح یہ بھی جوا کی ایک قسم ہے کہ کوئی ایسی چیز خریدی جائے جس کے اندر کی چیز معلوم نہ ہو۔ یا خریداری کے وقت مختلف نمبر دیے جاتے ہیں پھر ان میں قرعہ اندازی کی جاتی ہے تاکہ انعام حاصل کرنے والوں کی تعیین کی جاسکے۔ یہ بھی حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح زندگی' گاڑی اور مختلف چیزوں کا بیمہ (انشورنس) کروانا بھی ہمارے ہاں جوئے کی معروف شکل ہے مال کے ضائع ہونے یا آتشزدگی یا کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں بیمہ کروایا جاتا ہے اس کی کئی ایک قسمیں ہیں حتی کہ بعض گلوکار اپنی آوازوں کا بھی بیمہ کروالیتے ہیں۔

اس طرح کی تمام صورتیں حرام ہیں اور جوا میں شامل ہیں۔ اللہ معاف فرمائے۔
اب تو ہمارے ہاں جوے کے مختلف اڈے اور کلب موجود ہیں جہاں جوے کے خصوصی سبز ٹیبل سجائے جاتے ہیں تا کہ اس کبیرہ گناہ کا ارتکاب آسان تر بنایا جائے۔

اسی طرح فٹ بال وغیرہ کے مقابلہ جات اور ٹورنامنٹ میں مختلف شرائط لگائی جاتی ہیں حالانکہ یہ بھی جوا کی ایک قسم ہے۔ اسی طرح کئی اسٹیڈیم اور کھیلوں کے مقامات ایسے ہیں جہاں اس طرح کی گیمز کھیلی جاتی ھیں جو جوے پر مشتمل ہوتی ہیں جس طرح کہ ''فلیپرز'' نامی کھیل معروف ہے۔

مقابلہ بازی کی مختلف صورتیں

مقابلہ بازی کی تین اقسام ہیں

(۱)۔ ایسے مقابلہ جات جو شریعت کا منشا ہوں وہ انعام کے ساتھ یا بغیر انعام کے جائز اور مباح ہیں جیسے اونٹوں اور گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے' نیزہ بازی کا مقابلہ اور نشانہ بازی کا مقابلہ اسی طرح علوم شرعیہ کے مقابلہ جات مثلاً حفظ قرآن کا مقابلہ وغیرہ بھی راجح قول کے مطابق اسی حکم میں شامل ہے۔

(۲)۔ ایسے مقابلہ جات جو ذاتی طور پر مباح ہوں مثلاً فٹ بال یا دوڑ بازی کا مقابلہ لیکن شرط یہ ہے کہ ان میں شرعی طور پر کوئی نافرمانی نہ پائی جائے مثلاً نمازوں کا ضائع کرنا یا ستر کو ننگا کرنے کا سبب نہ بن جائیں اس طرح کے مقابلے بغیر انعام کے جائز ہیں۔

(۳)۔ ایسے مقابلہ جات جو ذاتی طور پر حرام ہوں یا حرام تک پہنچانے کا وسیلہ ہوں مثلاً مقابلہ حسن یا باکسنگ کا مقابلہ جس میں چہروں پر مارا جاتا ہے یا سینگوں والے جانور اور مرغوں وغیرہ کے مقابلے کروانا سب شرعاً حرام ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۔چوری کرنا

چوری کرنا بھی حرام ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْآ اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (المائدہ:۳۸)

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ سزا کے طور پر کاٹ دیا کرو۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی کرتوت کا عذاب ہے۔اور اللہ قوت و حکمت والا ہے۔''

بدترین چور وہ ہے جو بیت اللہ شریف کا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والوں کی چوری کرتا ہے۔یہ ایسا شخص ہے جو روئے زمیں میں سب سے افضل جگہ اللہ تعالیٰ کے گھر کے پڑوس میں رہ کر بھی اللہ کی حدود کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

نبی ﷺ نے نماز کسوف کے واقعہ میں ارشاد فرمایا:

((لَقَدْ جِيْئَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ (اَمْعَاءَهُ) فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غَفَلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ﴾ (صحیح مسلم رقم:۷۔۹)

''جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں تھوڑا سا پیچھے ہٹا تھا اس وقت میرے سامنے جہنم کی آگ کو لایا گیا تھا کہ کہیں اس کی لو مجھے نقصان نہ پہنچائے حتی کہ میں نے اس میں مڑی ہوئی چھڑی والے کو بھی دیکھا جو اپنی انتڑیوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا تھا اس کا جرم یہ تھا کہ مڑی ہوئی چھڑی کے ساتھ حاجیوں کا سامان چراتا تھا اگر حاجی کو پتہ چل جاتا تو اسے کہتا کہ تمہارا سامان میری لاٹھی سے اٹک گیا تھا اور اگر اس کو پتہ نہ چلتا تو وہ چیز چوری کرکے لے جاتا۔''

اجتماعی مال کی چوری کرنا بھی بدترین چوری ہے اور بعض لوگ جو ایسا کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کونسا اکیلے ہی یہ کام کیا ہے بلکہ اس چوری میں اور بھی کئی لوگ شامل ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ انہیں یہ علم نہیں کہ یہ تمام مسلمانوں کی اجتماعی چوری ہے کیونکہ اجتماعی مال تو تمام مسلمانوں کی ملکیت ہوتا ہے۔اس طرح کے لوگوں کے کام کو بطور دلیل پیش کرنا کسی صورت میں بھی درست نہیں جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہوتا ہی نہیں۔

بعض لوگ کافروں کا مال اس لیے چوری کر لینا جائز سمجھتے ہیں کہ وہ کافر ہیں۔یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ کافروں میں صرف ایسے کافروں کا مال لوٹنا جائز ہے جو مسلمانوں کے خلاف میدان جنگ میں لڑتے ہیں ہر قسم کے غیر مسلم لوگ اور ان کے کاخانے اور کمپنیاں وغیرہ اس زمرے میں نہیں آتیں۔

لوگوں کی جیب تراشنا بھی چوری کا ایک ذریعہ ہے اور کئی لوگ لوگوں کے مہمان بن کر ان کی چوری کر لیتے ہیں اور کئی میزبان اپنے مہمانوں کے بیگ سے چوری کر لیتے ہیں اور کئی لوگ مختلف کاروباری مراکز اور مارکیٹوں میں گھس کر اپنی جیبوں اور کپڑوں میں مختلف چیزیں چھپا لیتے ہیں یا پھر کئی عورتیں اپنے کپڑوں میں سامان چھپا لیتی ہیں۔بعض لوگ کم قیمت والی یا تھوڑی مقدار میں چیز چرانے کو معمولی تصور کرتے ہیں جبکہ نبی ﷺ کا فرمان گرامی ہے۔

﴿لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۲/۸۱)

”چور پر اللہ کی لعنت ہو کہ ایک انڈا چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور ایک رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

جو شخص کوئی بھی چیز چراتا ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ اس پر واجب ہے کہ وہ سب کے سامنے یا کسی آدمی کے ذریعے خفیہ طریقے سے یا کسی اور واسطے سے چوری شدہ چیز مالک کو واپس کرے لیکن اگر پوری کوشش اور جدوجہد کے بعد بھی چیز کا مالک یا اس کے وارث نہ ملیں تو پھر مالک کی طرف سے ثواب کی نیت کر کے وہ اس چیز کو صدقہ کر دے۔

۳۹۔رشوت لینا اور دینا

رشوت لینا اور دینا بھی حرام ہے۔کسی کا حق تلف کرنے کیلئے یا باطل کے قیام کیلئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی یا حاکم کو رشوت دینا حرام ہے کیونکہ یہ فیصلہ کرنے میں ظلم اور حق والے کے ساتھ زیادتی اور فساد پھیلانے کا سبب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ:۱۸۸)

''اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو اور نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم وستم سے اپنا بنالیا کرو' حالانکہ تم جانتے ہو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ﴾ (مسند احمد ۲/۳۲۸۔ صحیح الجامع ۵۰۶۹)

''فیصلہ کروانے کیلئے رشوت دینے والے اور لینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے''

البتہ اگر اپنا حق لینے یا ظلم کا دفاع کرنے کے لیے رشوت دیے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر رشوت دینے والا اس وعید میں شامل نہیں ہوگا۔

ہمارے ہاں تو رشوت وسیع پیمانے پر پھیل چکی ہے حتی کہ ملازم حضرات تنخواہ سے زیادہ رشوت کماتے ہیں بلکہ مختلف کارخانوں اور کمپنیوں میں بجٹ کے اندر رشوت مختلف ناموں کے ساتھ باقاعدہ بجٹ کا ایک حصہ بن چکی ہے اور اکثر معاملات کی ابتداء اور انتہا میں رشوت دینا اور لینا جز لازم بن چکا ہے۔ اور غریبوں کو اس سے زبردست نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

اکثر معاملات میں رشوت کے سبب بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ اور ملازمین اور مالکان کے درمیان فساد کی جڑ بھی رشوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رشوت دینے والے کا کام عمدہ طریقہ سے کیا جاتا ہے جبکہ رشوت نہ دینے والے آدمی کے کام کو پس پشت ڈالا جاتا ہے یا مؤخر کر دیا جاتا ہے یا ادھورا چھوڑ دیا جاتا ہے جبکہ رشوت دینے والا شخص اس کے بعد آ کر پہلے فارغ ہو جاتا ہے۔ یہ رشوت ہی کی کارستانیاں ہیں کہ کمپنی مالکان کا منافع رشوت کے راستے کمپنی ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایجنٹ حضرات کی جیبوں میں پہنچ جاتا ہے۔ ایسے اور اس کے علاوہ مختلف طریقوں سے اس جرم میں شامل ہونے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا بددعا کرنا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ﴿لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ﴾ (ابن ماجہ ۲۳۱۳۔ صحیح الجامع ۵۱۱۷) ''رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو''

۴۰۔ کسی کی زمین پر غاصبانہ قبضہ کرنا

کسی کی زمین پر غاصبانہ قبضہ بھی حرام ہے۔ جب آدمی کے دل سے خوف خدا ختم ہو جائے تو پھر اس کی قوت اور شان و شوکت خود اس کے خلاف وبال جان بن جاتی ہے اور وہ اس کے ذریعے لوگوں پر ظلم ڈھاتا ہے۔ یعنی لوگوں کی جائیداد اور مال و دولت پر ناجائز قبضہ کرتا ہے۔ اور کسی کی زمین پر غاصبانہ قبضہ بھی اسی ظلم کی ایک کڑی ہے۔ شریعت میں اس کی بڑی سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۵/۱۰۳)

''جس نے کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کیا قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں میں دھنسا دیا جائے گا۔''

اسی طرح حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

﴿اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ اَنْ يَّحْفِرَهٗ (فِي الطَّبْرَانِيْ : يَحْضُرَهٗ) حَتّٰى اٰخِرَ سَبْعِ اَرَضِيْنَ' ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (طبرانی ۲۲/۲۷۰۔ صحیح الجامع: ۲۷۱۹)

''جس نے ظلم کرتے ہوئے کسی کی ایک بالشت زمین پر بھی قبضہ کیا اس کو یہ سزا دی جائے گی کہ اتنی جگہ کو ساتوں زمین نیچے تک کھودے پھر ان کا طوق بنا کر اس وقت تک اس کے گلے میں ڈالا جائے گا جب تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے گا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح زمین کی علامات اور حد بندی میں ردو بدل کر کے پڑوسی کی زمین لیکر اپنی زمین وسیع کرنا بھی حرام ہے۔ اسکی حرمت کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔

﴿لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ﴾ (صحیح مسلم بشرح النووی ۱۳/۱۴۱)

''جو شخص زمین کی علامات کو بدلتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو''

۴۱۔ سفارش کے عوض تحفے تحائف قبول کرنا

لوگوں کے اندر بندے کی قدر و منزلت اور اثر رسوخ کا ہونا بندے پر اللہ تعالیٰ کا بہترین انعام ہے بشرطیکہ بندہ اللہ کا شکر گزار بنا رہے۔ اور اس نعمت کے شکریہ کی ایک بہترین صورت یہ بھی ہے کہ وہ اس اثر ورسوخ کو مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے استعمال کرے اور نبی ﷺ کے اس عام حکم میں بھی یہ بات شامل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ﴾ (صحیح مسلم ۴/۱۷۲۶)

''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو اسے کر گزرنا چاہیے''

جو آدمی اپنے اثر ررسوخ کے سبب کسی مسلمان سے ظلم کو دور کرنے یا کسی بھلائی کے حصول کے لیے کوشش کرتا ہے بشرطیکہ وہ حرام کا ارتکاب یا کسی پر زیادتی وغیرہ نہ کرے تو اس کو اللہ کی طرف اس کا اجر و ثواب ضرور ملے گا۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی نیت خالص ہو۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ﴿اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا﴾ (ابوداؤد ۵۱۳۲۔ الحدیث فی الصحیحین فتح الباری ۱۰/۴۵۰) ''سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا۔''

البتہ سفارش کے عوض کسی قسم کا ہدیہ نہیں لینا چاہیے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ راشاد گرامی ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهُ هَدِيَّةً (عَلَيْهَا) فَقَبِلَهَا (مِنْهُ) فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا﴾ (مسند احمد ۵/۲۶۱۔ صحیح الجامع: ۶۲۹۲)

''جو شخص کسی کی سفارش کرے پھر اس کو کوئی ہدیہ دیا جائے اور وہ اس کو قبول کرے تو اس نے سود کے بہت بڑے دروازے کو عبور کیا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ کسی کو ملازمت دلوانے' کسی کی ٹرانسفر کروانے یا کسی مریض کو علاج کی سہولت وغیرہ مہیا کرنے کیلیئے خود یہ شرط لگاتے ہیں کہ تم اتنی رقم ہمیں دو اور ہم اپنے وسائل اور اثر ورسوخ کے ذریعے تمہارا کام کروائیں گے راجح قول کے مطابق یہ معاوضہ حرام ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابوامامہ کی مذکورہ حدیث ہے۔ بلکہ حدیث کے بظاہر یہ واضح ہے کہ ایسا معاوضہ بغیر کسی شرط کے بھی لینا حرام ہے۔ اس لیے سفارش کرنے والے آدمی کو وہی اجر کافی ہے جو اس کو اللہ کی طرف سے قیامت کے دن دیا جائے گا۔ ایک آدمی حسن بن سہل (عباسی خلیفہ مامون کے وزیر) کے پاس کسی کام کی سفارش کے سلسلہ میں حاضر ہوا تو اس نے بعد میں اس کا شکریہ ادا کیا تو حسن بن سہل نے اس کو کہا کہ تم کس لیے ہمارا شکریہ ادا کرتے ہو بلکہ ہم تو سفارش کو اپنی جاہ اور اثر ورسوخ کی زکوٰۃ سمجھتے ہیں جس طرح مال کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ (آداب شرعیہ/ابن مفلوج ۱۸۶/۲)

یہاں اس بات کی طرف اشارہ کردینا مناسب ہے کہ اپنے معاملات کی دیکھ بھال' تکمیل اور پیچھا کرنے کی غرض سے اگر کسی آدمی کو اجرت پر رکھ لیا جائے تو یہ حرام نہیں بلکہ یہ تو جائز اجرت ہے جو کہ شرعی شروط کے ساتھ درست ہے لیکن مال کے بغیر اپنے اثر ورسوخ اور تعلقات کو استعمال ہی نہ کرنا حرام ہے۔

۴۲۔ مزدور سے کام پورا لینا اور اجرت نہ دینا

مزدور سے کام پورا لینا اور مزدوری نہ دینا یا کم دینا بھی جائز نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مزدوروں کو اس کا حق اور مزدوری فوری ادا کرنے کی بڑی ترغیب دلائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اَعْطُوا لْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ﴾ (ابن ماجہ ۸۱۷/۲۔ صحیح الجامع: ۱۴۹۳)

''مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردو۔''

مسلم معاشرہ میں ظلم کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ مزدور' ملازموں اور کارکنوں کو ان کا حق نہیں دیا جاتا۔ اس ظلم کی مختلف صورتیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ مزدور کے حق کا سرے سے انکار ہی کر دیا جاتا ہے اور مزدور کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہوتی۔ اس مزدور کا حق قیامت کے دن ضائع نہ ہوگا۔ ظالم آدمی جس نے مظلوم کا مال کھایا ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ ظالم کی تمام نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی پھر بھی اگر حق پورا نہ ہوگا تو پھر مظلوم کے گناہ اس ظالم پر ڈالے جائیں گے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اس کی مزدوری میں بغیر کسی وجہ کے کمی کر دی جائے اور اس کو پورا پورا اجر نہ دیا جائے۔ ارشاد باری ہے ﴿وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ﴾ (المطففين: ۱)

''ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے''

اس ظلم کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض مالک حضرات دوسرے ملکوں سے ملازموں کو منگواتے ہیں اور ان سے ایک مقرر تنخواہ کا معاہدہ کرتے ہیں لیکن جب ملازم ان کے ہاں آ کر کام شروع کر دیتے ہیں تو پھر اس معاہدے میں تبدیلی کر کے ان کی مزدوری کو کم کر دیتے ہیں جبکہ مزدور مجبوراً کام کرتے رہتے ہیں کیونکہ ان میں اپنا حق لینے کی استطاعت نہیں ہوتی اور وہ اپنے معاملات کا شکوہ اللہ کے حضور ہی کر سکتے ہیں۔ اور اگر ظلم کرنے والا مالک خود مسلمان ہو اور مزدور کافر ہو تو یہ مالک اس کے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ بن کر یہ گناہ بھی اپنے سر اٹھا لیتا ہے۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ مزدور سے طے شدہ کام یا وقت سے زیادہ اس پر کام ڈال دینا اور اس اضافی وقت کی کوئی اجرت وغیرہ نہ دینا بلکہ صرف طے شدہ مزدوری ہی دینا یہ بھی ظلم ہے۔

(۴) چوتھی صورت یہ ہے کہ مزدور کا حق دینے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لینا اور مسلسل جدوجہد' شکایات اور عدالت میں جانے کے بعد اس کو مزدوری دینا۔ اس سے مالک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ٹال مٹول کرنے سے ایک نہ ایک دن مزدو اپنا حق چھوڑ ہی جائے گا اور اپنے حق کا مطالبہ چھوڑ دے گا۔ یا پھر مالک کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اس کے حق کو اپنے کاروبار میں لگا کر فائدہ اٹھائے۔ اور کئی لوگ ملازموں کی تنخواہیں آگے سود پر دے دیتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور بے چارے ملازم کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہوتے کہ وہ ایک دن کا خرچہ یا اپنے بیوی بچوں کا خرچ پورا کرسکے اور اس کے بچے جن کی خاطر اس نے ملک چھوڑا محتاج ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ایسے ظالم لوگوں کے لیے ہلاکت ہے اور دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا وَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۴/۴۴۷)

''قیامت کے دن تین آدمیوں کے خلاف میں خود وکالت کروں گا، وہ آدمی جس نے میرے نام پر عہد کیا پھر توڑ دیا، دوسرا وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی کمائی کھائی اور تیسرا وہ شخص جو مزدور سے کام تو پورا لیتا ہے لیکن اس کی مزدوری نہیں دیتا۔''

۴۳۔ عطیہ دیتے وقت اولاد میں ناانصافی کرنا

عطیات دیتے وقت اپنی اولاد میں عدل وانصاف کا لحاظ نہ رکھنا بھی حرام ہے۔ بعض لوگ اپنی اولاد میں سے بعض کو عطیات اور تحائف دیتے ہیں اور بعض کو محروم کر دیتے ہیں۔ راجح قول کے مطابق یہ حرام ہے البتہ اگر کوئی شرعی سبب موجود ہو تو پھر ایسا کیا جاسکتا ہے جیسے اولاد میں سے کسی پر ایسی کوئی ضرورت یا مصیبت آ جائے جو دوسروں پر نہیں ہوئی مثلاً وہ بیمار ہو جائے یا مقروض ہو جائے، یا حفظ قرآن پر اس کو انعام دیا جائے یا وہ بے روزگار ہو یا اس کے اہل وعیال زیادہ تعداد میں ہوں یا وہ طالب علم ہو جس کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے یا اس طرح کا کوئی اور شرعی سبب ہو تو پھر اس کی ضرورت کے مطابق اس کو دینا دوسروں کے ساتھ ناانصافی نہ ہوگی۔ لیکن والد کو چاہیے کہ جب اولاد میں سے کسی ایک کو شرعی سبب کی موجودگی میں کچھ دے تو یہ نیت کرے کہ اگر اولاد میں سے کسی دوسرے کو بھی ایسی پریشانی یا ضرورت پڑے تو اس کو بھی اسی طرح اس کی ضرورت کے مطابق دے گا۔ اس کی عام دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِعْدِلُوْ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (المائدہ:۸)

''عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔''

اور اس سلسلہ میں خاص دلیل یہ حدیث ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا

﴿اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَرْجِعْهُ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۲۱۱/۵)

''میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور عطیہ دیا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اس طرح کا غلام عطیہ کیا ہے تو اس نے کہا نہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو واپس لے لو۔''

ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ وَرَدَّ عَطِيَّتَهُ﴾ (فتح الباری ۲۱۱/۵)

''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی واپس گیا اور اس سے عطیہ واپس لے لیا۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ﴾ (صحیح مسلم ۱۲۴۳/۳)

''تو پھر مجھے اس پر گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

اور امام احمدؒ کے قول کے مطابق بیٹے کو بیٹی سے دوگنا دیا جائے جس طرح وراثت تقسیم ہوتی ہے (مسائل الامام احمد لابی داؤد: ۲۰۴)

بعض خاندان ایسے ہیں جن میں غور و فکر کیا جائے اور جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کئی آباء جن کے دل میں خوف خدا نہیں ہوتا وہ اپنی بعض اولاد کو عطیات دینے میں ترجیح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں اور اپنی اولاد کے مابین ایک دوسرے کیلئے حسد، بغض اور کینہ کی آگ بھڑکاتے ہیں اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ ایک بیٹے کو صرف اس بنیاد پر عطیہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے چچاؤں کا ہم شکل ہوتا ہے اور دوسرے کو محض اس لیے محروم کر دیتے ہیں کہ وہ ماموں کے مشابہ ہوتا ہے۔ یا ایک بیوی کی اولاد کو تو تحائف دیتا ہے جبکہ دوسری بیوی کی اولاد کو محروم رکھتا ہے یا ایک بیوی کے بچوں کو اعلیٰ معیار کے مدارس میں داخل کرواتا ہے اور دوسری بیوی کے بچوں کو کم معیار والے مدارس میں داخل کرواتا ہے۔ تو نتیجتاً اس ناانصافی کا وبال یقیناً اس پر پڑتا ہے۔ اس لیے کہ بچپن میں باپ کی شفقتوں اور تحائف سے محروم اولاد مستقبل میں باپ کی فرماں بردار نہیں ہوتی۔

نبی ﷺ نے عطیہ دیتے وقت اپنی بعض اولاد کو دوسروں پر ترجیح دینے والے کو ارشاد فرمایا تھا۔

﴿اَلَیْسَ یَسُرُّکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا اِلَیْکَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً﴾ (مسند احمد ۲۶۹/۴۔ صحیح مسلم، حدیث: ۱۶۲۳)

''کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیری فرماں برداری میں تیری تمام اولاد برابر شریک ہو''

۴۴۔ بلاضرورت لوگوں سے مانگنا

بلاضرورت لوگوں سے پیسے مانگنا اور سوال کرنا حرام ہے۔ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا یُغْنِیْهِ فَاِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ' قَالُوْا: وَمَا الْغِنَی الَّذِیْ لَایَنْبَغِیْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا یُغَدِّیْهِ وَیُعَشِّیْهِ﴾ (ابوداود ۲۸۱/۲۔ صحیح الجامع: ۶۲۸۰)

''جو شخص ضروریاتِ زندگی بقدرِ کفایت ہونے کے باوجود سوال کرے تو وہ جہنم کے انگارے ہی اکٹھے کرتا ہے۔ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کفایت کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے مانگنا جائز نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا، کہ اتنا ہو جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن رات کے لیے کافی ہو۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوْشًا اَوْ كُدُوْشًا فِي وَجْهِهِ﴾ (مسند احمد ۱/۳۸۸۔ صحیح الجامع: ۶۲۵۵)

”جو شخص بقدر کفایت مال کے ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے مانگتا ہے تو اس بھیک کے سبب قیامت کے دن اس کا چہرہ نوچا ہوا یا زخمی ہوگا۔“

اور بعض بھکاری تو مساجد میں نمازیوں کے سامنے اپنی شکایات سنانا شروع کر دیتے ہیں اور لوگوں کے ورد و وظائف اور تسبیحات میں خلل ڈالتے ہیں۔ اور کئی بھکاری اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ جعلی کاغذات لوگوں کو دکھاتے ہیں اور جھوٹی کہانیاں سنا کر بھیک مانگتے ہیں اور کئی بھکاری تو اپنے خاندان کے افراد کو مختلف مساجد میں تقسیم کر کے بھیجتے ہیں اور مختلف مساجد سے ہوتے ہوئے پھر اکٹھے ہو جاتے ہیں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ غنی ہوتے ہیں اور جب دنیا سے مرتے ہیں تو پھر ان کا ترکہ ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو کہ حقیقی طور پر ضرورت مند ہوتے ہیں جنھیں ناواقف لوگ سوال نہ کرنے کی وجہ سے غنی سمجھتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے اسی لیے وہ لوگوں کے صدقات و خیرات سے محروم رہ جاتے ہیں۔

۴۵۔ واپس نہ لوٹانے کی نیت سے قرض لینا

واپس نہ کرنے کی نیت سے کسی سے قرض لینا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں حقوق العباد کی بڑی اہمیت ہے۔ حقوق اللہ میں کمی کوتاہی کرنے سے تو آدمی توبہ کے ذریعے بری ہو سکتا ہے لیکن حقوق العباد میں کمی کوتاہی کی جائے تو پھر ان کی ادائیگی سے اس دن سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جا سکتا جس دن روپیہ و دینار سے فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا﴾ (النساء: ۵۸)

”اللہ تعالیٰ تمھیں تاکید کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس کردو۔"

قرض لینا ہمارے معاشرہ میں معمولی تصور کیا جاتا ہے یہ ان برائیوں میں سے ایک ہے جن کا ارتکاب عام کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اپنی ضروریات کے لیے قرض نہیں لیتے بلکہ دوسرے لوگوں کی دیکھا دیکھی محض اپنی عیش پرستی میں توسیع کی خاطر مثلاً نئی گاڑی اور نیا سامان وغیرہ خریدنے اور اس طرح کی فضول اور ختم ہونے والی اشیاء خریدنے کے لیے لوگوں سے قرض لیتے ہیں اور اس طرح کے اکثر لوگ جو قسطوں پر مال خریدتے ہیں حالانکہ قسطوں پر خریدی جانے والی اشیاء کی اکثر اقسام شک وشبہ یا حرام سے خالی نہیں ہوتیں۔ قرض کی ادائیگی میں تساہل برتنے کا نتیجہ بعد میں اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول یا پھر لوگوں کا مال تلف یا ضائع کرنے کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس فعل کے انجام بد سے ڈراتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا :

﴿مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَائَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۵/۵۴)

" جو آدمی ادائیگی کی نیت سے قرض لیتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے ادا کر دیتے ہیں اور جو شخص واپس نہ لوٹانے کی نیت سے کسی سے قرض لیتا ہے تو اللہ بھی اس کی طرف سے ادا نہیں کرتے" (یعنی اس کو توفیق ہی نہیں ملتی)

قرض کے معاملہ میں لوگ بڑی غفلت برتتے ہیں اور اس کو معمولی تصور کرتے ہیں حالانکہ یہ اللہ کے نزدیک بڑا معاملہ ہے حتی کہ شہید ہونے والا آدمی بھی بہت بڑی خوبیوں، اجر عظیم اور بڑے اعزازات کے باوجود قرض کی عدم ادائیگی کے انجام بد سے بچ نہیں سکتا۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے۔

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهٗ﴾ (نسائی انظر مجتبیٰ ۷/۳۱۴۔ صحیح الجامع / البانی: ۳۵۹۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سبحان اللہ! قرض کے معاملہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر سخت حکم نازل فرمایا ہے مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے' پھر زندہ کر دیا جائے پھر شہید کر دیا جائے' پھر زندہ کیا جائے' پھر شہید کیا جائے اور اس پر قرض ہو تو جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کیا جائے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

کیا اس قدر شدید وعید سننے کے بعد بھی قرض کے معاملہ میں غفلت سے کام لینے والے اپنی اس حرکت سے باز نہیں آئیں گے؟۔

۴۶۔ حرام کھانا

جس کے دل میں اللہ کا ڈر نہیں اسے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ مال کہاں سے کماتا ہے اور کہاں خرچ کرتا ہے بلکہ اس کی نیت صرف زیادہ سے زیادہ مال اکٹھا کرنا ہوتی ہے اگرچہ حرام اور خبیث طریقہ سے ہی کیا جائے مثلاً چوری' رشوت' ڈکیتی' جھوٹ' حرام کاروبار' سود' یتیم کا مال ہڑپ کر کے' حرام کاروبار مثلاً نجومی گلوکار یا عصمت فروش بن کر' مسلمانوں کے بیت المال اور املاک عامہ پر قبضہ کر کے' زبردستی لوگوں کا مال چھین کر یا بلا ضرورت بھیک وغیرہ مانگ کر یا اس طرح کے حرام اسباب سے کمایا ہوا مال حرام اور ناپاک ہوتا ہے۔ ان طریقوں سے مال کما کر انسان پھر اس سے کھاتا ہے' پہنتا ہے' سواری خریدتا ہے' گھر تعمیر کرتا ہے یا گھر کرایہ پر لیکر اس کو سجاتا ہے اور اپنے پیٹ میں حرام داخل کرتا ہے۔

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿كُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ﴾ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۱۳۶۔ صحیح الجامع: ۴۵۹۴)

''جو گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو وہ جہنم کی آگ ہی کے زیادہ لائق ہے۔''

قیامت والے دن پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا تھا تو پھر وہاں حرام خوروں کی ہلاکت اور بردباری ہوگی۔ اس لیے اگر کسی شخص کے پاس حرام کا کوئی مال باقی ہے تو اس کو بہت جلد اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے اگر کسی آدمی کا مال چھیننا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو فوراً اس کو واپس کر لے اور اس سے معافی بھی مانگے اس سے قبل کہ وہ دن آ جائے جس میں درہم و دینار کسی کام نہیں آئیں گے بلکہ اس دن نیکیوں اور برائیوں سے فیصلے کیے جائیں گے۔

۴۷۔ شراب پینا اگرچہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو

شراب پینا حرام ہے اگرچہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائدہ:۹۰)

''بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں ہیں شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہوسکو۔''

اس آیت مبارکہ میں شراب سے الگ رہنے کا حکم ہے جو کہ اس کی حرمت کی قوی دلیل ہے نیز شراب کو بتوں کے ساتھ بیان کر کے جو کہ کافروں کے نام نہاد معبود اور مجسمے تھے اس کی گندگی کو اور واضح کر دیا ہے اس لیے ان لوگوں کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہا جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے شراب کو حرام نہیں کیا بلکہ اتنا ہی کہا ہے کہ اس سے الگ رہو۔ شراب نوشی کرنے والوں کے لیے حدیث مبارکہ سخت وعید آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يُّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَمَاطِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عِرْقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ﴾ (صحیح مسلم ۱۵۸۷/۳)

''اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ جس نے کوئی نشہ والی چیز نوش کی اسے ''طِيْنَةُ الْخَبَالِ'' پلائے گا صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''طِيْنَةُ الْخَبَالِ'' کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ دوزخیوں کا پسینہ یا ان کی پیپ۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ مَاتَ مُدْمِنَ خَمرٍ لَقِيَ اللّٰهُ وَهُوَ كَعَابِدِ وَثَنٍ﴾ (طبرانی ۴۵/۱۲۔ صحیح الجامع:۶۵۲۵)

''مسلسل شراب پینے والا شخص اسی حالت میں مر گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو بتوں کا پجاری بن کر پیش ہوگا۔''

ہمارے اس موجودہ دور میں شراب اور نشہ آور اشیاء کی بے شمار قسمیں ظاہر ہو چکی ہیں اور ان کو مختلف عربی اور عجمی ناموں سے پکارا جاتا ہے انہیں اقسام میں سے ''بیرہ''''جعہ'' ''الکوحل''''العرق''''الفودکا'' اور ''الشمبانیا'' وغیرہ بھی ہیں۔ اور اس امت میں ان لوگوں کا گروہ وجود میں آ چکا ہے جن کے بارہ میں نبی ﷺ نے اس طرح خبر بیان فرمائی تھی۔

﴿لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ وَيُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا﴾ (مسند احمد ۳۴۲/۵۔صحیح الجامع:۵۴۵۳)

''میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور شراب پی کر رہیں گے اور شراب کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے۔''

ایسے لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ دھوکہ دینے اور پردہ ڈالنے کی غرض سے شراب کو روحانی مشروبات وغیرہ کا نام دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرہ:۹)

''وہ بزعم خود اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں مگر وہ شعور نہیں رکھتے۔''

اس برائی کو روکنے اور دین کو کھیل تماشہ بنانے والوں کا راستہ بند کرنے کیلئے شریعت اسلامیہ نے ایک عظیم قاعدہ مقرر فرمایا ہے اور وہ ضابطہ نبی ﷺ نے ان الفاظ سے بیان فرمایا ہے۔

﴿كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ﴾ (صحیح مسلم ۱۵۸۷/۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے"

اس لیے ہر وہ چیز عقل میں خرابی پیدا کر دے یا عقل پر پردہ ڈال دے اس کی تھوڑی یا زیادہ مقدار ہر صورت میں حرام ہے۔ ان کی کتنے ہی مختلف قسم کے نام کیوں نہ ہوں وہ حقیقت میں ایک ہی چیز ہیں اور ان کا حکم بھی واضح ہے کہ وہ حرام ہیں۔

اور آخر میں شراب نوشی کرنے والوں کے لیے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے بیان کردہ وعید کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ، وَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، وَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَدْغَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ﴾ (ابن ماجہ حدیث: ۳۳۷۷۔ صحیح الجامع/البانی۔ ۶۳۱۳)

"جس شخص نے شراب نوشی کی اور نشہ کیا اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ اگر اس حالت میں مر گیا تو وہ جہنم میں جائے گا اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا، اگر وہ دوبارہ شراب پیتا ہے اور نشہ کرتا ہے تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی اگر مر گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا۔ اور اگر وہ پھر تیسری بار بھی شراب نوشی کرتا ہے اور نشہ کرتا ہے تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی، اگر اسی حالت میں مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اور اگر وہ پھر چوتھی بار بھی شراب نوشی کرتا ہے اور نشہ کرتا ہے تو اب اللہ کے ذمہ یہ حق ہے کہ اس کو "رَدْغَةُ الْخَبَال" پلائیں گے، صحابہ اکرام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ "رَدْغَۃُ الْخَبَالِ" کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دوزخیوں کا گندا خون اور پیپ ہے۔"

غور کریں کہ اگر کبھی کبھار شراب نوشی کرنے والوں کی سزا کا یہ حال ہے تو جو لوگ مسلسل یا سخت ترین قسم کا نشہ کرتے ہیں ان کی سزا کا کیا حال ہوگا؟

۴۸۔ سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا

سونے اور چاندی کے برتن استعمال میں لانا اور ان میں کھانا پینا حرام ہے۔ گھریلو استعمال کے برتنوں کی مارکیٹ میں شاید ہی کوئی دکان ایسی ہو جہاں سونے چاندی کے برتن یا کم از کم سونے چاندی کی پالش والے برتن موجود نہ ہوں۔ اسی طرح امیر لوگوں کے گھروں اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں بھی ایسے برتن پائے جاتے ہیں۔ بلکہ سونے چاندی کے مختلف برتن اب لوگ ایک دوسرے کو تحائف کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور بعض لوگوں کے اپنے گھروں میں تو سونے چاندی کے برتن نہیں ہوتے لیکن دوسرے لوگوں کے گھروں میں یا ولیمہ وغیرہ کی تقریبات میں وہ ان برتنوں کو استعمال کرتے ہیں۔ شریعت میں مذکورہ تمام صورتیں حرام ہیں سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے والوں کے بارہ میں نبی ﷺ نے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْيَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ﴾ (صحیح مسلم ۳/۱۶۳۴)

"جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔"

اور یہ حکم سونے چاندی کے برتنوں اور کھانے میں استعمال ہونے والی تمام اشیاء چھری' چمچ' پلیٹ' کانٹوں اور ڈش وغیرہ سب کو شامل ہے اسی طرح شادی بیاہ میں مہمانوں کو ضیافت کے لیے استعمال ہونے والے سونے چاندی کے برتنوں اور مٹھائی کے ڈبوں وغیرہ کو بھی شامل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں کو استعمال میں نہیں لاتے ہیں بلکہ صرف ڈیکوریشن (خوبصورتی) کیلئے انہیں شیشے کی الماریوں میں رکھتے ہیں لیکن بحر حال حرام سے بچنے کے لیے سد باب کے طور پر یہ بھی جائز نہیں ہے۔

۴۹۔ جھوٹی گواہی دینا بھی حرام ہے۔

جھوٹی گواہی دینا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾ (الحج: ۳۰۔۳۱)

''بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے بھی بچو۔ یکسو ہو کر اللہ والے بن جاؤ' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ (ثَلَاثًا): اَلْاِ شْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ۔ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا' فَقَالَ: اَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۵/۲۶۱)

''کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ (تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا) پھر فرمایا' اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے تو بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار! اور جھوٹی بات کہنا بھی۔ راوی کہتا ہے کہ آپ اس جملے کو اس قدر دہراتے رہے کہ ہم نے خواہش ظاہر کی کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں!۔''

بار بار جھوٹی گواہی سے ڈرانے کے باوجود آج ہمارے ہاں اس گناہ سے بچنے میں بڑی غفلت برتی جاتی ہے اور جھوٹی گواہی پر آمادہ کرنے والے عوامل حسد اور بغض وغیرہ بہت عام ہو چکے ہیں جس کے نتیجہ میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جھوٹی گواہی کے سبب کتنے لوگوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں اور کتنے معصوم لوگوں پر ظلم کیا جاتا ہے اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی گواہی کی بنیاد پر کئی لوگ وہ چیزیں حاصل کر لیتے ہیں جن پر ان کا کوئی حق نہیں ہوتا اور اسی کی بنیاد پر لوگوں کو ایسے نسب سے ملا دیا جاتا ہے جس سے ان کا دور سے بھی تعلق نہیں ہوتا۔

اس جرم میں غفلت اور تساہل کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بعض لوگ احاطہ عدالت میں ہی بوقت ضرورت کسی عام آدمی کو یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ تم میرے گواہ بن جاؤ اور میں تمہارا گواہ بن جاتا ہوں' اور وہ اسکے لیے ایسے معاملہ میں گواہ بن جاتا ہے جس کا اسے علم ہی نہیں حالانکہ گواہی کیلئے ضروری ہے کہ آدمی اس کے بارہ میں حقیقی معلومات اور صورتحال کو جانتا ہو۔ اس کے باوجود وہ اس کے لیے گواہی دیتا ہے کہ فلاں زمین یا گھر اس کی ملکیت ہے یا اس معاملہ میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے حالانکہ اس نے زندگی میں پہلی دفعہ ہی احاطہ عدالت میں یا اس کی دہلیز پر یا دروازے پر اس شخص سے ملاقات کی ہوتی ہے

یہ بات سراسر جھوٹ اور الزام پر مبنی ہے گواہی اسی طرح ہونی چاہیے جس طرح قرآن نے بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا﴾ (یوسف ۸:) ''ہم نے وہ گواہی دی تھی جو ہم اچھی طرح جانتے تھے''

۵۰۔ گانا بجانے کے آلات اور موسیقی سننا

گانا بجانے کے آلات استعمال کرنا اور موسیقی سننا بھی حرام ہے۔ ارشاد باری ہے

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (لقمان آیت:۶)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو فضول افسانوں کو خریدتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم اٹھا کر فرمایا کہ اس سے مراد گانا اور گانے کے آلات ہیں۔ حضرت ابو عامر اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۵۱)

''میری امت میں سے ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور آلات موسیقی وغیرہ کو جائز کر لیں گے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَيَكُونَنَّ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوا الْخُمُورَ وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوا بِالْمَعَازِفِ﴾ (ترمذی :۲۲۱۲۔ سلسلۃ الصحیحۃ / البانی۔۲۲۰۳)

''اس امت میں زمین میں دھنس جانے' پتھروں کی بارش اور شکلوں کے بدل جانے کے عذاب آئیں گے اور ایسا اس وقت ہوگا جب لوگ شراب نوشی شروع کر دیں گے اور گلوکاراؤں کے دلدادہ بن جائیں گے اور گانا بجانے کے آلات استعمال کریں گے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھول بجانے اور موسیقی سے منع فرمایا ہے اور موسیقی کی آواز کو احمقانہ اور فاجرانہ قرار دیا ہے۔ پہلے عظیم علماء کرام جن میں امام احمد بن حنبلؒ بھی ہیں انہوں نے اس آیت سے یہ دلیل لی ہے کہ کھیل کود اور گانا بجانے کے تمام آلات سارنگی' باجا' بانسری' طنبورہ' شبابہ اور ربات وغیرہ حرام ہیں۔

جس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گانا بجانے والے آلات سے منع کیا ہے بلا شک وشبہ ان آلات میں آج کے دور تمام آلات موسیقی اور لہو ولعب شامل ہیں مثلاً سارنگی' قانون باجا' اورج' پیانو اور گٹار وغیرہ سب اسی حکم میں شامل ہیں بلکہ یہ جدید آلات موسیقی تو انسان کو پرانے آلات سے بھی زیادہ مست' مدہوش اور متاثر کرتے ہیں جن کی مذمت بعض احادیث میں آئی ہے بلکہ موسیقی کا نشہ تو شراب سے بھی زیادہ ہوتا ہے جس طرح کہ علامہ ابن قیمؒ جیسے علماء کرام نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور جب موسیقی کے ساتھ گانا بھی شامل کر لیا جائے اور گلوکاراؤں اور رقاصاؤں کی فتنہ خیز آواز بھی شامل ہوں تو پھر اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ اور بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور اگر گانے کے الفاظ عشق و محبت اور حسیناؤں کے حسن و جمال پر مبنی ہوں تو پھر تو ان کی قباحت اور مصیبت اور بھی سنگین ہو جاتی ہے۔ اسی لیے علماء کرام نے گانے بجانے کو زنا کا پیغا مچی قرار دیا ہے۔ اور گانا انسان کے دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ ہمارے اس دور میں عمومی طور پر گانے اور موسیقی کا موضوع بہت بڑا فتنہ بن چکا ہے اور اس سے بڑھ کر مصیبت یہ ہے کہ موسیقی آج کل بہت سی اشیاء میں داخل ہو چکی ہے مثلاً گھڑیوں' گھنٹیوں' بچوں کے کھلونوں' کمپیوٹر اور بعض ٹیلیفون کے سیٹوں وغیرہ میں موسیقی داخل ہو چکی ہے اب اس سے بچنا بڑے حوصلے اور ہمت کا کام ہے اور اس معاملہ میں ہم اللہ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

۵۱۔ غیبت کرنا

مختلف محفلوں میں مسلمان بھائیوں کی غیبت سے لطف اندوز ہونا اور ان کی عزتوں پر حملہ کرنا عام ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے اس جرم کے ارتکاب سے منع بھی کیا ہے اور اس سے بندوں کو نفرت بھی دلائی ہے اور غیبت کو ایک ایسی مکروہ چیز سے مشابہت دی ہے کہ لوگ اس سے نفرت کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ﴾ (الحجرات: ۱۲)

''اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم اس کو ناپسند کرو گے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کی تعریف درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا:

﴿اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ! قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ﴾

(صحیح مسلم ۴/ ۲۰۰۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح تذکرہ کرو جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود بھی ہو تب بھی غیبت ہوگی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ اگر وہ چیز اس میں پائی جائے تو پھر ہی تو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ چیز اس میں موجود نہیں تو پھر تو تم نے اس پر بہتان بازی کی ہے۔''

اس لیے کسی مسلمان بھائی کی ان باتوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا جن کو وہ ناپسند کرتا ہو یہی غیبت ہے۔ چاہے وہ عیوب اس کے بدن کے متعلقہ ہوں یا اس کے دین' دنیا' نفس' اخلاق یا اس کی خلقت کے متعلقہ ہوں۔ غیبت کی مختلف صورتیں ہیں ان میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ مسلمان بھائی کے عیوب کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے یا مذاق کے طور اس کی نقل وغیرہ اتاری جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں غیبت بہت قبیح اور بُرا فعل ہے۔ اس کے باوجود لوگ غیبت کے معاملہ میں تساہل اور غفلت سے کام لیتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے۔

﴿اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاهَا مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ اُمَّهُ وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِيْ عِرْضِ اَخِيْهِ﴾ (السلسلة الصحيحة ۱۸۷۱)

''سود کے بہتر دروازے ہیں اور ان میں سے ادنی درجے کا سود ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور سب سے بڑا سود اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر زبان درازی کرنا ہے''۔

اس لیے اگر کسی محفل میں مسلمان بھائی کی غیبت ہو رہی ہو تو ''نہی عن المنکر'' پر عمل کرتے ہوتے اس کو روکنا اور جس کی غیبت ہو رہی ہو اس کی طرف دفاع کرنا حاضرین مجلس پر واجب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب ان الفاظ سے دلائی ہے۔

﴿مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

(مسند احمد ۶/۴۵۰۔ صحیح الجامع: ۶۲۳۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کے چہرے کا دفاع کرے گا۔''

۵۲۔ چغل خوری کرنا

چغل خوری کرنا بھی لوگوں کی باتوں کو فساد کی نیت سے اور حسد، بغض اور عداوت کی آگ بھڑکانے کی غرض سے ایک دوسرے تک پہنچانا بھی حرام ہے۔ یہ شروع سے ہی لوگوں کا وطیرہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فعل کی بڑی مذمت بیان کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ۔ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ﴾ (القلم: ۱۰۔۱۱)

''اے محمد ﷺ آپ ہر اس شخص کی بات نہ مانیں جو زیادہ قسمیں کھانے والا، بے وقار، کمینہ، عیب گو اور چغل خور ہے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۴۷۲)

''چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' بعض کہتے ہیں ''قَتَّاتٌ'' سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کی بے خبری سے ان کی باتیں سن کر لوگوں کو بیان کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے دو مردوں کی آواز سنی جنھیں قبر میں عذاب ہو رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلٰى (وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ لَكَبِيْرٌ) كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ﴾
(صحیح بخاری مع الفتح ۱/۳۱۷)

''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی بڑی برائی کے سبب عذاب نہیں ہو رہا پھر فرمایا کیوں نہیں وہ گناہ بہت بڑا ہے۔ ان میں سے ایک اپنے پیشاب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔"

چغل خوری کی بدترین صورت یہ ہے کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف مختلف باتیں کرکے ابھارا جائے تاکہ دونوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو۔ اسی طرح بعض ملازمین کا دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے اپنے مدیر یا مالک حضرات تک مختلف باتیں پہنچانا بھی چغلی کی ایک قسم ہے۔ بہرحال چغل خوری کے تمام ہتھکنڈے حرام ہیں۔

۵۳۔ بغیر اجازت کے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا

بغیر کسی اجازت کے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا بھی حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهَا﴾ (النور:۲۷)

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کہہ لو۔"

نبی ﷺ نے اجازت لینے کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ کہیں گھر والوں کی قابل ستر چیزوں پر نگاہ نہ پڑ جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۱/۲۴)

"نگاہ سے بچنے ہی کے لیے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔"

ہمارے ہاں آج کل چوباروں کے ایک دوسرے کے قریب ہونے' عمارتوں کے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہونے اور گھروں کے دروازوں اور کھڑکیوں کے آمنے سامنے ہونے کی وجہ سے پڑوسیوں کی ایک دوسرے کے لیے بے پردگی کے خطرات بہت بڑھ چکے ہیں' اکثر لوگ ایسی حالت میں نگاہیں نیچی نہیں کرتے بلکہ اونچے مکانات والے لوگ اپنی کھڑکیوں اور دروازوں سے نیچے والے ہمسائیوں کو جان بوجھ کر دیکھتے ہیں۔ ایسا کرنا خیانت' پڑوسیوں کی عزت پر حملہ کرنا اور حرام تک پہنچنے کا سبب ہے۔ اور ایسا کرنے سے بہت سے مصائب اور فتنے جنم لیتے ہیں۔ اس فعل کے خطرناک ہونے کے لیے یہ دلیل ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی ہے کہ اگر گھر کا مالک جھانکنے والے کی آنکھ نکال دے تو شریعت نے اس پر کوئی حد نافذ نہیں کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَؤُوْا عَيْنَهُ﴾ (صحیح مسلم ۳/۱۶۹۹)

''جو شخص بغیر اجازت کے کسی آدمی کے گھر جھانکتا ہے تو گھر والوں کو اجازت ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں'' دوسری حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں۔''

﴿فَفَقَؤُوْا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ﴾ (مسند احمد ۲/۳۸۵۔ صحیح الجامع: ۶۰۲۲)

''اگر گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں تو ان پر نہ کوئی قصاص ہے نہ ہی دیت ہے''۔

۵۴۔ دو آدمیوں کا تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی کرنا

دو آدمیوں کا تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا حرام ہے۔ یہ ہماری مجالس کی خرابیوں میں سے ایک خرابی ہے اور یہ شیطانی چال ہے تاکہ مسلمانوں کے درمیان تفریق ڈال دی جائے اور ان کے درمیان حسد و بغض کی آگ بھڑکائی جائے۔ نبی ﷺ نے سرگوشی کا حکم اور اس کی علت کو واضح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

﴿اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۱/۸۳)

''جب تم تین آدمی اکٹھے ہو تو پھر دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ اور لوگ بھی جمع ہو جائیں کیونکہ اس سے تیسرا آدمی پریشان ہوتا ہے''۔

اسی طرح تین آدمیوں کا چوتھے کو چھوڑ کر اور چار آدمیوں کا پانچویں کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا اسی طرح آگے تک منع ہے۔ یا دو آدمیوں کا ایسی زبان میں گفتگو کرنا جس کو تیسرا نہ سمجھتا ہو یہ بھی اس حکم میں شامل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دو آدمیوں کا تیسرے کو چھوڑ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سرگوشی کرنا تیسرے کے لیے حقارت کا سبب ہے یا اس سے اس کے دل میں وہم پیدا ہوتا ہے کہ وہ دونوں میرے بارے میں کوئی غلط مشورہ کر رہے ہوں گے اس طرح کی کئی اور قباحتیں بھی اس میں موجود ہیں۔

۵۵۔ کپڑوں کو نیچے لٹکانا

بلا ضرورت کپڑوں کو لٹکانا اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے جبکہ لوگ اس کو معمولی تصور کرتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگوں کے کپڑے تو زمین پر گھسٹے رہتے ہیں اور زمین کو صاف کرتے ہیں ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ : اَلْمُسْبِلُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ اِزَارَهُ) وَالْمَنَّانُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ : اَلَّذِیْ لَايُعْطِی شَيْئًا اِلَّا مَنَّهُ) وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ﴾ (صحیح مسلم ۱/۱۰۲)

''تین بندے ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام ہی نہ کریں گے نہ ان کو نظرِ رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ اپنے تہہ بند کو نیچے لٹکانے والا' احسان جتلانے والا جو کہ جب بھی کوئی چیز دے تو احسان جتلائے اور تیسرا وہ شخص ہے جو جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنا سامان فروخت کرتا ہے۔''

جو شخص اپنے کپڑوں کو نیچے لٹکا کر یہ کہے کہ میں تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کرتا تو وہ اپنی صفائی خود پیش کرنے والا ہے جو کہ غیر مقبول ہوتی ہے اور کپڑا نیچے لٹکانے والے کیلئے جو وعید آئی ہے وہ عام ہے چاہے تکبر کی وجہ سے لٹکائے یا بغیر تکبر کے۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے۔

﴿مَاتَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ﴾ (مسند احمد ۲۵۴/۶۔ صحیح الجامع / البانی ۵۵۷۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے جاتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔''

لیکن اگر تکبر کی نیت سے اپنے کپڑوں کو نیچے لٹکایا جاے تو پھر تو اس کی سزا اور بھی زیادہ سخت ہوگی جیسا کہ نبی ﷺ نے ایسے شخص کی سزا بیان فرمائی ہے۔

﴿مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (بخاری: ۳۴۶۰)

''جو شخص تکبر کی نیت سے اپنے کپڑوں کو نیچے لٹکاتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے بھی نہیں۔''

یہ سزا اس لیے ہے کہ اس نے دو برائیوں کا ارتکاب کیا ہے۔ ایک تکبر کیا اور دوسرا کپڑا نیچے لٹکایا۔

اسبال (کپڑے لمبے لمبے رکھنا اور لٹکانا) تو سارے لباس میں ہی حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

﴿اَلْاِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ: مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (ابوداؤد ۴/۳۵۳۔ صحیح الجامع: ۲۷۷۰)

''تہبند' قمیض اور پگڑی وغیرہ میں کپڑا لٹکانا (جائز نہیں) ہے' جو شخص ان میں سے کسی میں بھی تکبر کے ارادے سے کپڑا لٹکاتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر رحمت اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔''

البتہ عورت کو اپنا ستر چھپانے کی غرض سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ تک کپڑا لٹکانے کی اجازت ہے تاکہ ہوا وغیرہ کی وجہ اس کے قدم ننگے نہ ہو جائیں لیکن اس میں بھی حد سے زیادہ نہیں بڑھنا چاہیے جیسا کہ بعض دلہنوں کے کپڑے کئی کئی ہاتھ یا میٹر تک بڑھے ہوتے ہیں بلکہ بسا اوقات اتنے کپڑے لٹکائے جاتے ہیں کہ پیچھے سے اس کو اٹھانا پڑتا ہے۔

۵۶۔ کسی بھی صورت میں مردوں کا سونا پہننا

مردوں کو کسی بھی حالت میں سونا پہننا حرام ہے۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

﴿أُحِلَّ لِإِنَاثِ أُمَّتِي الْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسند احمد ۴/۳۹۳۔صحیح الجامع۔۲۰۷)

''ریشم اور سونا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام قرار دیا گیا ہے۔''

آج صورتحال یہ ہے کہ بازاروں میں مردوں کیلیے سونے کی مختلف مصنوعات ہیں۔ مثلاً سونے کی تیار کردہ گھڑیاں' عینکیں' بٹن' قلمیں' زنجیر اور چابیوں کے رنگ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں یا پھر ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن پر سونے کی مکمل پالش ہوئی ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی قباحت ہے کہ مختلف مقابلہ جات میں بطور انعام سونے کی مردانہ گھڑی وغیرہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو اتار کر پھینک دینے کا حکم دیا اور فرمایا۔

﴿يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ﴾ (صحیح مسلم ۳/۱۶۵۵)

''تم میں سے کوئی دیدہ دانستہ آگ کے انگارے دیکھتا ہے تو اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔''

جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو اس آدمی کو کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے فائدہ اٹھا لینا تو اس نے کہا کہ جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہے اللہ کی قسم میں کبھی بھی اس کو نہیں اٹھاؤں گا۔ (صحیح مسلم ۳/۱۶۵۵)

۵۷۔عورتوں کا چھوٹا' باریک اور تنگ لباس پہننا

ہمارے اس دور میں ہمارے دشمنوں نے ہم پر اس طرح حملہ کیا ہے کہ مختلف قسم کے فیشن ایبل اور ڈیزائن دار لباس مسلمانوں میں عام کر دیے ہیں جو کہ اس قدر چھوٹے' باریک اور تنگ ہیں جن سے ستر بھی نہیں چھپایا جا سکتا بلکہ بعض لباس تو اس قدر غیر شرعی ہیں کہ جنھیں (شرعی لحاظ سے) عورتیں اپنے محرم مردوں میں یا عورتوں میں بھی نہیں پہن سکتیں۔ نبی ﷺ نے آخری زمانہ میں عورتوں میں اس قسم کے لباس کے عام ہونے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشین گوئی فرمائی تھی جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا : قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ' وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ' لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا' وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا﴾ (مسلم ۳/۱۶۸۰)

''دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جنھیں میں نے نہیں دیکھا۔ایک وہ قوم جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہنے کے باوجود ننگی رہنے والی' راہ راست سے بھٹکنے والی اور دوسروں کو بہکانے والی ہوں گی' ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے' یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی ان تک نہ پہنچے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی مسافت تک جائے گی۔''

اس حکم میں عورتوں کا ایسا لباس بھی شامل ہے جو کہ نیچے کی جانب سے بہت کھلا اور لمبا ہوتا ہے یا کئی اور اطراف سے اس میں قباحتیں ہوتی ہیں اور جب عورت ایسے لباس میں بیٹھتی ہے تو عورت کا ستر ظاہر ہو جاتا ہے نیز اس میں کفار کی مشابہت اور ان کے گمراہ کن فیشن اور ڈیزائن کی غلط پیروی بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اس طرح یہ بھی ایک خطرناک فعل ہے کہ بعض لباس ایسے ہوتے ہیں جن پر گلوکاراؤں' آلات موسیقی اور شراب کے پیالوں کی تصاویر چھپی ہوتی ہیں اور بعض کپڑوں پر تو ایسی تصاویر پرنٹ ہوتی ہیں جو کہ بذات خود شرعی طور پر حرام ہیں مثلاً صلیب' مختلف کلبوں اور خبیث جمیعتوں کے مونوگرام بنے ہوتے ہیں اور بعض پر ایسے الفاظ پرنٹ ہوتے ہیں جو کہ آدمی کی عفت اور پاکدامنی کے منافی ہوتے ہیں اور یہ جملے اکثر طور پر اجنبی زبانوں میں ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۔ مردوں اور عورتوں کا مصنوعی بال لگوانا

مردوں اور عورتوں کے لیے کسی مرد یا حیوان وغیرہ کے مصنوعی بال لگوانا حرام ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی شادی قریب ہے، خسرہ کی بیماری کے سبب اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں کیا میں اس کو مصنوعی بال لگوا سکتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ﴾ (صحیح مسلم ۳/۱۶۷۶)

"اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿زَجَرَ النَّبِیُّ (صلی اللہ علیہ وسلم) اَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا﴾ (مسلم ۳/۱۶۷۹)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عوت کو سر پر مصنوعی بال لگوانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔"

ہمارے ہاں مصنوعی بال "وگ" کی صورت میں لگوائے جاتے ہیں اور ان کاموں کیلئے بیوٹی پارلرز کے نام سے مختلف مراکز قائم ہیں جو کہ برائیوں کی آماجگاہ ہیں۔ اس برائی کی ایک شکل اصلی بالوں میں نقلی بال ملانے کی بھی ہے جیسے بعض بداخلاق فنکار مرد و خواتین اور گلوکار اور گلوکارائیں ایسا کرتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔

۵۹۔ لباس، گفتگو اور چال چلن میں مرد و زن کا ایک دوسرے کی مشابہت کرنا

لباس، گفتگو اور چال ڈھال میں مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا بھی حرام ہے۔ جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیدا فرمایا ہے اس میں سے یہ بات بھی ہے کہ مرد اپنی مردانگی کی حفاظت کرے جس پر اللہ نے اسے پیدا فرمایا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورعورت اپنے زنانہ پن کی حفاظت کرے جس پر اللہ نے اسے پیدا فرمایا ہے۔ یہ ایسا قانون فطرت ہے جس پر عمل کیے بغیر درست نظام حیات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

مردوں کا عورتوں کی مشابہت کرنا اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا خلاف فطرت ہے اور بہت سی خرابیوں کو جنم دیتا ہے اور معاشرے میں بے راہ روی کو رواج دیتا ہے شریعت اسلامیہ میں اس کا حکم یہ ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے۔ جب شرعی نصوص میں کسی فعل کے ارتکاب پر لعنت کی گئی ہو تو یہ اس کے حرام ہونے اور اس کے کبیرہ گناہ ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

﴿لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۳۳۲)

”رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے:

﴿لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۳۳۳)

”رسول اللہ ﷺ نے عورتیں بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔“

اور مشابہت کبھی تو حرکات وسکنات اور چال ڈھال میں ہوتی ہے جیسے مردوں کا جسم، گفتگو اور چال ڈھال میں زنانہ پن ظاہر کرنا۔ اور کبھی مشابہت لباس میں ہوتی ہے۔ اس لیے مرد کو ہار، کنگن، پازیب اور بالیاں وغیرہ پہننا جائز نہیں ہے جیسے کہ بعض گھٹیا اور بے وقوف لوگ عام ایسا کرتے ہیں۔

اسی طرح عورت کو بھی ایسا لباس، قمیض یا کوئی ایسا کپڑا نہیں پہننا چاہیے جو مردوں کے لیے خاص ہوتا ہے بلکہ عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسا لباس پہنے جو شکل وصورت اور ڈیزائن وغیرہ میں مردوں سے مختلف ہو اور مردوں اور عورتوں کے لباس کا آپس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے سے مختلف ہونا واجب ہے اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ' وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ﴾ (ابوداود ۴/ ۳۵۵ـ صحیح الجامع ـ ۵۰۷۱)

''زنانہ طرز پر لباس پہننے والے مرد اور مردانہ قسم کا لباس پہننے والی عورت پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔''

۶۰ ـ بالوں کو سیاہ خضاب لگانا

صحیح اور درست بات تو یہی ہے کہ بالوں کو سیاہ رنگ کا خضاب لگانا حرام ہے کیونکہ اس کے بارہ میں نبی ﷺ کی طرف سے سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿يَكُوْنُ قَوْمًا يَخْضِبُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَدِا كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَايُرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ﴾ (ابوداود ۴/ ۴۱۹ـ صحیح الجامع: ۸۱۵۳) (والنسائی باسناد صحیح (ابن بازؒ))

''بعض لوگ آخری زمانے میں کبوتروں کے پوٹوں کی طرح سیاہ رنگ کا خصاب لگائیں گے۔ان لوگوں کو جنت کی خوشبو تک بھی نصیب نہ ہوگی''

بڑھاپے کے آثار نمودار ہونے پر سفید بالوں کو سیاہ رنگ کے خضاب سے کالا کرنا لوگوں میں عام رواج پا چکا ہے حالانکہ اس میں بڑی قباحتیں اور خرابیاں لازم آتی ہیں مثلا اپنے حقیقی روپ کو بدل کر نقلی روپ دھارنا اور خلق خدا کو دھوکہ اور فریب دینا وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایسا کرنے سے انسان کا اخلاق وکردار متاثر ہوتا ہے۔اور یہ عمل سراسر دھوکہ اور فریب کاری پر مبنی ہوتا ہے

صحیح حدیث میں نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ سفید بالوں کو مہندی' زرد' سرخ اور براؤن رنگ وغیرہ سے خضاب لگا کر رنگتے تھے۔فتح مکہ کے دن جب ابوقحافہ کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہونے کی وجہ سے سفید گھاس کے پودے کی طرح محسوس ہورہے تھے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْئٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ﴾ (صحیح مسلم ۳/۱۶۶۳)

''ان کے بالوں کی سفیدی کو کسی (خصاب وغیرہ) سے رنگ دو لیکن سیاہ خضاب سے بچو۔''

مرد کی طرح عورت کے لیے اپنے بالوں کو سیاہ خضاب لگانا منع ہے صحیح قول کے مطابق اس مسئلہ میں مرد اور عورت کا ایک ہی حکم ہے کہ دنوں کیلئے یہ کام حرام ہے۔

۶۱۔ کپڑے' دیوار یا کاغذ وغیرہ پر جاندار کی تصویر بنانا

کسی بھی ذی روح (جاندار) شے کی تصویر کپڑے' دیوار' کاغذ یا کہیں اور بنانا حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۳۸۲)

''قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوْا ذُرَّةً﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/ ۳۸۵)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اس طرح پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح میں کرتا ہوں۔ اچھا تو پھر ایک دانہ اگا کر دکھائیں یا ایک چیونٹی پیدا کر کے دکھائیں۔''

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ' يَجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ﴾ (صحیح مسلم ۳/۱۶۷۱)

''ہر تصویر بنانے والا جہنمی ہے' اس کی ہر ایک بنائی ہوئی تصویر کو اللہ تعالیٰ جان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کریں گے اور پھر وہی اس کو جہنم میں عذاب میں مبتلا کرے گی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم ضرور تصویر بنانا ہی چاہتے تو پھر درخت یا غیر جاندار اشیاء کی تصویریں بنالیا کرو۔''

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے چاہے وہ انسان کی ہو یا کسی حیوان کی ہو' اس کا سایہ ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح تصویر چاہے چھپی ہوئی ہو' یا ہاتھ سے بنی ہوئی ہو یا کھدائی کر کے بنائی گئی ہو یا نقش و نگاری کے ذریعے بنائی گئی ہو یا تراش کر بنائی ہو یا قالب میں ڈھال کر بنائی گئی ہو یا کسی بھی طریقہ سے بنائی گئی ہو حرام ہے۔ تصاویر کی حرمت والی احادیث میں یہ تمام صورتیں شامل ہیں۔

مسلمان کو چاہیے کہ وہ دلائل شرعیہ کو تسلیم کرے اور اس میں کٹ حجتی اور بہانے نہ بنائے کہ میں کونسی اس کی عبادت کرتا ہوں یا کونسا اس کو سجدہ کرتا ہوں۔

اگر بصیرت کی نظر سے دیکھا جائے اور غور و فکر کیا جائے اور ہمارے زمانہ میں تصویر کشی کے عام رواج پا جانے کے سبب پیدا ہونیوالی کسی ایک ہی خرابی اور برائی پر غور کیا جائے تو ہمیں شریعت میں تصویر کشی کی حرمت کی حکمت ضرور سمجھ میں آ جائے گی اور تصویر کشی سے جو خرابیاں لازم آتی ہیں ان میں سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ تصویروں کے ذریعے آدمی کے دل میں شہوات اور جنسی خیالات ابھرتے ہیں بلکہ بدکاری اور فحاشی تک پہنچانے میں تصویر کشی کا بڑا دخل ہے۔

تمام مسلمانوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اپنے گھروں میں کسی قسم کی جاندار کی تصویریں نہ لٹکائیں تاکہ یہ تصویریں گھر میں رحمت کے فرشتوں کے نزول میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۳۸۰)

''جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں وہاں فرشتے داخل ہی نہیں ہوتے۔''

بعض گھروں میں آپ مختلف مورتیاں بھی دیکھیں گے جن میں بعض مورتیوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر پوجا بھی کرتے ہیں۔لوگ یہ مورتیاں بطور تحفہ دینے کے لیے یا گھر کی زیب و زینت کیلئے رکھتے ہیں۔ان کی حرمت تو دیگر تصویروں وغیرہ سے بھی زیادہ سخت ہے۔اسی طرح لپیٹ کر رکھی ہوئی تصویروں کے مقابلہ میں لٹکائی ہوئی تصویروں کا گناہ اور زیادہ ہے۔انھیں تصاویر کے سبب کتنے ہی لوگ ہیں جو تعظیم کرنے کی صورت میں بھٹک گئے اور کتنے ہی لوگ دکھوں میں مبتلا ہو گئے اور کتنے ہی لوگ ان تصویروں کو دیکھ کر فخر و تکبر میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اسی طرح یہ بہانہ بھی نہیں لگانا چاہیے کہ ہم تو تصویریں یادگیری کے لیے رکھتے ہیں حالانکہ کسی مسلمان' قریبی رشتہ دار یا قریبی دوست کی اصل یادگیری تو دل میں ہوتی ہے اور اس یادگیری کا اظہار اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کی جائے۔

اس لیے گھر سے ہر قسم کی تصویر نکال دینی چاہیے یا پھر ان کو مسخ کر دینا چاہیے سوائے ان کے جن کا مٹانا یا ختم کرنا بہت مشکل ہو اور انسان کے بس میں نہ ہو مثلاً ڈکشنریوں' پیکنگ کے ڈبوں اور مراجع و مصادر کی مختلف کتب وغیرہ جن سے استفادہ کیا جاتا ہے پر پرنٹ شدہ تصویریں اس حکم میں نہیں البتہ پھر بھی ہر ممکن حد تک اس کے ازالہ کی کوشش جاری رکھنا چاہیے اور خصوصاً فحش قسم کی تصاویر سے تو ہر صورت بچنا چاہیے۔اسی طرح خاص ضرورت اور مجبوری کے تحت تصویر کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے جیسا کہ شناختی کارڈ یا پاسپورٹ وغیرہ کی مجبوری ہے۔اور بعض اہل علم نے ان تصویروں کی اجازت دی ہے جن کو پاؤں تلے روند کر ذلیل کیا جاتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن : ١٦)

''تم اپنی بساط کے مطابق اللہ سے ڈرتے رہو''

۶۲۔جھوٹے خواب سنانا

بعض لوگ مقام و مرتبہ کے حصول' لوگوں میں اپنی شہرت' مال کے حصول اور اپنے دشمنوں کو خوف میں مبتلا کرنے وغیرہ کی غرض سے جھوٹے اور من گھڑت خواب سنانا شروع کر دیتے ہیں اور کئی سادہ لوح انسان ان کے خوابوں کو حقیقت سمجھ کر بہت زیادہ ان کے معتقد بن جاتے ہیں اور جھوٹے خواب سنانے والے لوگ اس طرح کے لوگوں کو دھوکے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے والوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِی عَیْنَهُ مَالَمْ تَرَ، وَیَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) مَالَمْ یَقُلْ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۶/۵۴۰)

''سب سے بڑی جھوٹی باتوں میں سے یہ ہے کہ کوئی اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے' یا ایسا خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہیں دیکھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ ﷺ نے فرمائی ہی نہیں۔'' اسی طرح نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَهُ کُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَّفْعَلَ﴾ (بخاری مع الفتح ۱۲/۴۲۷)

''جو شخص ایسا خواب سنائے جو اس نے دیکھا ہی نہیں اس کو (قیامت کے دن) اس مشکل میں ڈالا جائے گا کہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ دے اور وہ ہرگز ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔''

جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ دینا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ لہٰذا سزا بھی فعل کی جنس سے ہی ہوگی یعنی مشکل ترین سزا ہوگی۔

۶۳۔ قبروں پر بیٹھنا' ان کو روندنا اور قبرستان میں قضائے حاجت کرنا

قبروں پر بیٹھنا' ان کے اوپر سے گزرنا اور قبرستان میں پیشاب یا پاخانہ کرنا حرام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقُ ثِیَابَهُ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ﴾ (صحیح مسلم ۲/۶۶۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے کوئی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے اور وہ اس کے کپڑوں کو جلا دے اور جلد تک پہنچ جائے یہ بات اس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔''

اسی طرح قبروں کو روندنا بھی منع ہے۔بعض لوگ جب اپنے مردوں کو دفنانے جاتے ہیں تو آپ اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ قبروں کے اوپر سے گزرتے ہیں بلکہ بسا اوقات جوتوں سمیت قبروں پر چڑھ جاتے ہیں اور مُردوں کے احترام کی کوئی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ یہ بہت بڑا جرم ہے۔اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَاَنْ اَمْشِیَ عَلٰی جَمْرَةٍ اَوْسَیْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِیْ بِرِجْلِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْشِیَ عَلٰی قَبْرِ مُسْلِمٍ﴾ (ابن ماجہ ۱/۴۹۹۔صحیح الجامع ۵۰۳۸)

''میں آگ کے انگارے پر چلوں، یا تلوار پر چلوں یا جوتے کو اپنے پاؤں کے ساتھ سی لوں یہ میرے لیے کسی مسلمان کی قبر پر چلنے سے زیادہ بہتر ہے۔''

جب قبر پر چلنا اتنا بڑا جرم ہے تو پھر قبر پر متولی بن کر قبضہ جمانا اور اس کو تجارت کا مرکز بنانا یا وہاں رہائشی سکیم بنانا کس قدر جرم ہوگا جبکہ قبرستان میں قضائے حاجت کرنا تو بہت ہی بُری بات ہے۔بعض بداخلاق لوگ جب انھیں قضائے حاجت کی ضرورت پڑتی ہے تو قبرستان میں جا کر کسی قبر کی اوٹ میں قضائے حاجت کر کے مُردوں کو اپنی گندگی اور نجاست سے تکلیف پہنچاتے ہیں۔نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿وَمَا اُبَالِیْ اَوْسَطَ الْقَبْرِ قَضَیْتُ حَاجَتِیْ اَوْ وَسَطَ السُّوْقِ﴾

(ابن ماجہ ۱/۴۹۹۔صحیح الجامع:۵۰۳۸)

''مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں قبرستان میں قضائے حاجت کروں یا عین بازار کے وسط میں کرلوں۔''

یعنی قبرستان میں قضائے حاجت کرنا اتنا ہی قبیح جرم ہے جتنا کہ سربازار ننگا ہونے اور لوگوں کے سامنے قضائے حاجت کرنے کا جرم ہے۔اور جو لوگ قبرستان میں خصوصاً پرانے ویران قبرستان میں گندگی اور کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں وہ بھی اس جرم اور وعید میں شامل ہیں۔قبرستان میں جانے کے آداب جو مطلوب ہیں ان میں سے یہ بات بھی ہے کہ قبرستان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جوتے اتار کر چلا جائے۔

۶۴۔ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا

اسلام کے محاسن اور خوبیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ اسلام نے ہر اس بات کا حکم دیا ہے جو انسان کی حالت بہتر بنانے میں مددگار ہو۔ گندگی سے پاک رہنے کا حکم بھی اسی کی ایک کڑی ہے اور اسی طہارت و نفاست کی خاطر پانی سے استنجا کرنے اور مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور استنجا کا طریقہ بھی بتا دیا جس سے نظافت اور پاکی حاصل ہوتی ہے

بعض لوگ نجاست کو دور کرنے میں بڑی غفلت سے کام لیتے ہیں اور نجاست ان کے کپڑوں اور جسموں کو لگی رہتی ہے اور اسی وجہ سے ان کی نماز بھی درست نہیں ہوتی۔ نبی ﷺ نے ہمیں اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا عذابِ قبر کا سبب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ :

﴿مَرَّ النَّبِيُّ (ﷺ) بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ (ﷺ): يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ۔ ثُمَّ قَالَ: بَلٰى (وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ) كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱/۳۱۷)

''ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گزر مدینہ کے ایک باغ کے قریب سے ہوا تو آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جنھیں قبر میں عذاب ہو رہا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا' انھیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں ہو رہا' پھر فرمایا ہاں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ واقعی بڑے گناہ ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔'' بلکہ نبی ﷺ نے فرمایا :

﴿اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ﴾ (مسند احمد ۲/۳۲۶۔ صحیح الجامع: ۱۲۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”زیادہ تر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوگا۔“

پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ آدمی پیشاب ختم ہونے سے پہلے ہی اٹھ کھڑا ہو یا جان بوجھ کر ایسی حالت میں یا ایسی جگہ پر پیشاب کرے جہاں پیشاب کے چھینٹے کپڑوں پر پڑیں یا پیشاب کرنے کے بعد استنجا نہ کرنے یا ڈھیلے استعمال نہ کرے یا اس معاملہ میں سستی سے کام لے۔ آج کے دور میں کفار سے ہماری مشابہت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ بعض لیٹرینوں میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے کیلیے باقاعدہ دیوار کے ساتھ مخصوص لیٹرینیں بنائی گئی ہیں جہاں آدمی سرعام بغیر کسی شرم وحیا کے ہر آنے جانے والے شخص کے سامنے پیشاب کرتا ہے اور پھر اسی حالت میں کپڑے اٹھا لیتا ہے کہ انہیں گندگی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں وہ دو قبیح برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے ایک تو لوگوں سے ستر کی حفاظت نہیں کرتا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔

۶۵۔ چھپ کر لوگوں کی باتیں سننا

ناپسندیدگی کے باوجود لوگوں کی چھپ کر باتیں سننا اور ان کی ٹوہ لگانا حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (الحجرات: ۱۱)

”تم لوگوں کی جاسوسی مت کرو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ﴾ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۴۸۔ صحیح الجامع: ۶۰۰۴)

”جو لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود کان لگا کر ان کی باتیں سنتا ہے قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“

اگر وہ ان باتوں کو سن کر لوگوں کی لاعلمی میں دوسروں تک پہنچاتا ہے تاکہ انھیں نقصان ہو تو پھر وہ دوہرے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ ایک جاسوسی کا گناہ اور دوسرا چغل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوری کا گناہ جو کہ نبی ﷺ کی اس حدیث میں داخل ہے۔

﴿لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۴۷۲)

''چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

۲۶۔ پڑوسیوں سے حسن سلوک نہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہمیں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا تاکیدی کا حکم فرمایا ہے:

﴿وَاعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَ بِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (النساء:۳۶)

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت والے ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں کرتا۔''

پڑوسی کا حق چونکہ بہت زیادہ ہے اس لیے اسے تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ قِيْلَ : وَمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ؟) قَالَ: اَلَّذِیْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۱۰/۴۴۳)

''اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون شخص ہے آپ ﷺ نے فرمایا، وہ آدمی جس کے ہمسائے اس کی شر سے محفوظ نہ ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے کسی آدمی کے اچھا یا برا ہونے کے لیے پڑوسی کی شہادت اور گواہی کو ایک پیمانہ مقرر کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے نیکی کی ہے یا برائی کی ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ : قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ' وَاِذَا سَمِعْتَہُمْ یَقُوْلُوْنَ : قَدْ أَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ﴾ (مسند احمد ۱/۴۰۲۔ صحیح الجامع ۶۲۳)

''اگر تو اپنے ہمسائیوں کو یہ کہتا سنے کہ تو نے نیکی کی ہے تو پھر تو نے نیکی کی ہے اور اگر تیرے ہمسائے یوں کہیں کہ تو نے بُرا کیا ہے تو پھر تو نے برا کیا ہے۔''

ہمسائے کو متعدد صورتوں میں تنگ کیا جاتا ہے مثلاً پڑوسی کو مشترک دیوار پر گارڈر وغیرہ رکھنے سے روکنا' یا اپنی عمارت کو اس کی اجازت کے بغیر اس قدر بلند و بالا بنانا کہ اس کو سورج کی روشنی اور تازہ ہوا نہ پہنچے' یا اپنے گھر کی کھڑکیاں اس کے گھر کی طرف رکھنا اور پھر اس کی طرف بے پردگی کیلئے جھانکنا' یا اس کو اونچی آوازوں اور چیخ و پکار کر کے خصوصا سونے اور آرام کرنے کے اوقات میں اس کو تنگ کرنا یا اس کی اولاد کو مارنا پیٹنا اور اسی طرح اس کے دروازے پر کوڑا کرکٹ پھینکنا وغیرہ سب صورتیں حرام ہیں۔ اور اگر اپنے قریب ترین پڑوسی کے ساتھ ایسا کیا جائے گا تو پھر اس وقت تو گناہ بہت زیادہ ہوگا۔

جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرمی ہے۔

﴿لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ اَیْسَرُ عَلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَأَةِ جَارِہٖ ......لَاَنْ یَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ اَبْیَاتٍ اَیْسَرُ عَلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّسْرِقَ بَیْتِ جَارِہٖ﴾ (الادب المفرد للبخاری رقم ۱۰۳۔ السلسلة الصحیحة ۶۵)

''کسی آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرنے سے ہلکا ہے اور کسی آدمی کا دس گھروں کی چوری کرنا اپنے ہمسایہ کی چوری سے ہلکا ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض بدکردار لوگ اپنے ہمسائے کی عدم موجودگی میں رات کو دیوار پھلانگ کر گھر میں داخل ہو جاتے ہیں تاکہ وہاں فساد پھیلائیں ایسے بدبختوں کیلئے قیامت کے دن ہلاکت اور دردناک قسم کا عذاب ہوگا۔

۶۷۔ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا

ایسی وصیت کرنا جس میں کسی کا نقصان ہو حرام ہے۔ شریعت اسلامیہ کا قاعدہ ہے کہ نہ کوئی کسی کو نقصان پہنچائے اور نہ ہی اس کو نقصان پہنچایا جائے' کسی کو نقصان پہنچانے کی صورت یہ بھی ہے کہ شرعی ورثاء کو یا ان میں سے بعض کو نقصان پہنچایا جائے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اس کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے وعید سنائی گئی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ﴾ (مسند احمد ۴۵۳/۳۔ صحیح الجامع: ۶۳۴۸)

"جو کسی کو نقصان پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نقصان پہنچائے گا اور جو کسی پر مشقت ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈال دیں گے۔"

وصیت کے ذریعے نقصان پہنچانے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کسی کو شرعی وراثت میں اس کے حق سے محروم کر دیا جائے یا کسی وارث کے لئے خلاف شریعت وصیت کر دی جائے یا ایک تہائی سے زیادہ کسی کیلئے وصیت کی جائے۔

جہاں لوگ شرعی عدالتوں کے تحت زندگی نہیں گزارتے وہاں کسی حقدار کا اللہ کی طرف سے عطا کردہ اپنے شرعی حق کو حاصل کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ وہاں ایسی عدالتیں میں جو شریعت کے خلاف فیصلہ دیتی ہیں۔ اور اشٹام فروش یا رجسٹرار کے ہاں لکھی ہوئی ظالمانہ وصیت پر عمل درآمد کروانے کا حکم جاری کرتی ہیں۔

پس ایسی ان کی لکھائی اور ایسی ان کی کمائی کیلئے ہلاکت اور بربادی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۔شطرنج یعنی چوسر کھیلنا

لوگوں کے ہاں معروف اور عام رواج پانے والے کھیلوں میں سے اکثر کھیل حرام ہوتے ہیں انہی میں سے ایک کھیل شطرنج یعنی چوسر کھیلنا بھی ہے اور اسی کے سبب سے آدمی کئی ایک حرام کھیلوں مثلاً جوا بازی وغیرہ کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی لیے نبی ﷺ نے چوسر کھیلنے سے سختی سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے جوا بازی اور حرام کاری کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ﴾ (صحیح مسلم ۱۷۷۰/۴)

''جو آدمی چوسر کھیلتا ہے وہ اس طرح ہے گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگا ہے۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ﴾ (مسند احمد ۳۹۴/۴۔ صحیح الجامع ۶۵۰۵)

''جو شخص چوسر کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔''

۶۹۔مومن یا غیر مستحق لوگوں پر لعنت کرنا

اکثر لوگ غصے کے وقت اپنی زبان پر کنٹرول نہیں کرتے اور کسی انسان' چارپائے' جمادات' دنوں یا لمحات پر لعنت بھیجنے میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات وہ خود اپنے آپ یا اپنی اولاد پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اسی طرح میاں بیوی کا ایک دوسرے کو لعنت بھیجنا بھی اس میں شامل ہے۔ یہ بہت گندی اور قبیح حرکت ہے۔ حضرت ابوزید ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿......وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ﴾ (صحیح بخاری مع الفتح ۴۶۵/۱۰)

''جو شخص کسی مومن آدمی پر لعنت بھیجتا ہے وہ اس کو قتل کرنے کے مساوی ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ لعن وطعن کرنا عورتوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔اسی لیے نبی ﷺ نے لعن وطعن کرنے کوعورتوں کے جہنم میں جانے کا سبب قرار دیا ہے۔اسی لیے جولوگ لعن و طعن کرنے والے ہیں قیامت کے دن کسی کی سفارش نہیں کرسکیں گے اوراس سے بھی بُری بات یہ ہے کہ اگرظلم کرتے ہوئے کسی پر ویسے ہی لعنت کر دی جائے تو وہ کہنے والے پر واپس لوٹ آتی ہے گویا کہ وہ خود اپنے آپ کیلئے اللہ کی رحمت سے دوری کی بددعا کرتا ہے۔

۷۰۔نوحہ کرنا

نوحہ کرنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔بعض عورتیں اپنی میت پر بلند آواز سے چیخ و پکار کرتی ہیں اورمیت کی خوبیاں بیان کرکے اپنے چہرے پیٹتی ہیں' گریبان چاک کرتی ہیں' بال منڈواتی ہیں اورسختی سے ان کو کھینچتی ہیں یہ تمام حرکات اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی نہ ہونے اورمصیبت پرصبر نہ کرنے پردلالت کرتی ہیں۔ایسا کام کرنے والوں پررسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

توایسی صورتحال میں قطع تعلق کرنا اگرغلطی کرنے والے کیلئے مفید ہواوراس کے راہ راست پرآ جانے اوراپنی غلطی کا احساس کرنے کی امید ہوتو پھراس سے بول چال بند کرنا واجب ہے۔لیکن اگرقطعی تعلقی کرنے سے اس کے اورزیادہ دور جانے اورنافرمانی' سرکشی اورعناد اورگناہ میں اورزیادہ مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں قطع تعلقی درست نہیں ہے کیونکہ اس میں شرعی مصلحت کے حصول کی بجائے خرابی زیادہ بڑھتی ہے بلکہ ایسی صورت میں اس آدمی سے مسلسل احسان'خیرخواہی اوروعظ ونصیحت کرتے رہنا ہی بہتر ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ بالخیر

آخر میں یہ بات کہتا ہوں کہ لوگوں میں عام رواج پانے محرمات جس قدر ممکن تھے میں نے جمع کر دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم اس کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ ہمارے حصہ میں اپنی خشیت رکھے جو کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان رکاوٹ بن جائے اور ہمارے مقدر میں اپنی اطاعت کر دے جس کے ذریعے وہ ہمیں جنت تک پہنچا دے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہماری مختلف کاموں میں زیادتیوں کو بھی معاف فرما دے اور ہمیں حلال دے کر حرام سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل کے علاوہ باقی تمام سے بے نیاز کر دے اور ہماری توبہ قبول فرمالے اور ہماری خطاؤں کو دھو دے بے شک وہ سننے والا قبول کرنے والا ہے۔

وصلی اللہ علی النبی الامی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین للہ رب العالمین.

محمد صالح المنجد

سیف اللہ ساجد

(اختتام ترجمہ کتاب ہذا۔ فروری ۲۰۰۰ بمقام مکۃ المکرّمہ سعودی عرب)

☆☆☆

4448

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ کی دیگر کتب

*

اخلاق المؤمنین والمومنات

صفات المؤمنین

شیخ ابن باز مرحوم رحمہ اللہ

ترجمہ، تخریج وتبویب

مولانا قاری سیف اللہ ساجد قصوری

*

الواسطۃ بین الحق والخلق

وسیلہ کی شرعی حیثیت

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

ترجمہ، تخریج

مولانا قاری سیف اللہ ساجد قصوری

*

قبر میں پوچھے جانے والے تین بنیادی سوالات کی مدلل تشریح

توحید، رسالت اور دین کی پہچان

مع شرک کی چار اہم اقسام

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

ترجمہ وتہذیب

مولانا قاری سیف اللہ ساجد قصوری

*

تحفۃ الاحادیث

سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

ترجمہ، تخریج، تشریح وفوائد

قاری سیف اللہ ساجد قصوری ایم اے

*

خطباء اور واعظین کے لیے تحفہ

خطبات ساجد

مولانا قاری سیف اللہ ساجد قصوری

*

جامع العلوم والحکم

جوامع الکلم

شیخ ابن رجب مرحوم

ترجمہ وتلخیص

مولانا قاری سیف اللہ ساجد قصوری

ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر

دارالاسلام السلفیہ کھڈیاں - قصور، پاکستان

Ph:0429-791281